اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

ستمبر 2009ء | تبوک 1388ہش

امیر المومنین کو دوستوں کو
مبارک عید ہو سب مومنوں کو

عید مبارک

جلسہ سالانہ یو کے ۲۰۰۹ء کے موقع پر قادیان دارالامان سے شرکت کرنے والے نمائندگان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ قادیان ۲۰۰۹ء کے موقع پر اسٹیج کا منظر

اس موقع پر محترم صدر صاحب خطاب کرتے ہوئے

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر ۲۰۰۹ء کے موقع پر
محترم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب نائب صدر مجلس عہد دہراتے ہوئے

اس موقع پر حاضرین اجتماع کا ایک منظر

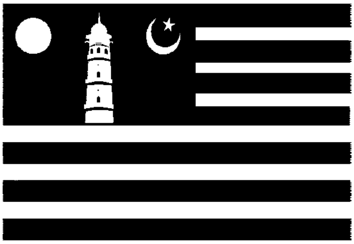

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
قادیان

جلد 28 تبوک 1388 ہش / ستمبر 2009ء شمارہ 9

ضیا پاشیاں

☆ آیات القرآن۔ انفاخ النبی ﷺ　2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام　3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز　4
☆ اداریہ　5
☆ فضل عمر ریسرچ سنٹر کے افتتاح کی تقریب　7
☆ رمضان المبارک اور تصوف　9
☆ ادائیگی زکوٰۃ　12
☆ خلفاء ثلاثہ کے متعلق شیعوں کے اعتراضات کا ردّ　14
☆ گروگرنتھ صاحب میں روزہ کا ذکر　21
☆ تدفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام　23
☆ ملکی رپورٹیں　26
☆ اجتماع کے متعلق اعلانات　28
☆ کوئز کمپیٹیشن　29
☆ بعض اعلانات　31
☆ وصایا 18461 تا 18477　32
☆ ISLAM AND ASTRONOMY　40

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ

نگران : محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن و ڈیزائننگ　تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : مصباح الدین نیّر
دفتری امور : عبد الرب فاروقی
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com
انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے　بیرون ملک : 40 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ :اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰہٌ مَعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ.

(النمل آیت : ٦٣)

ترجمہ: یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہیں۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْقٰی ثُلُثُ الَّیْلِ الْاٰخِر فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں۔کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔

اِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَیْنِ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوْا فِیْہِ الدُّعَاء (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ :انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعائیں کیا کرو۔

من کلام الامام المہدی علیہ السلام

''روحانی رمضان سے مراد رُوحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے''

''رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں کیونکہ اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالی کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمضان سے مراد رُوحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہے جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں'' (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

''رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے''

''روزہ کی حقیقت کہ اس سے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور انسان متقی بن جاتا ہے۔اس سے بیشتر کے رکوع میں رمضان شریف کے متعلق یہ بات مذکور ہے کہ انسان کو جو ضرورتیں پیش آتی ہیں ان میں سے بعض تو شخصی ہوتی ہیں اور بعض نوعی اور بقاء نسل کی۔شخصی ضرورتوں میں جیسے کھانا پینا اور نوعی ضرورت جیسے نسل کے لئے بیوی سے تعلق۔ان دونوں قسموں کی طبعی ضرورت پر قدرت حاصل کرنے کی راہ روزہ سکھاتا ہے اور اسکی حقیقت یہی ہے کہ انسان متقی بننا سیکھ لیوے''۔

نیز فرماتے ہیں:

''ان باتوں سے روزہ کی حقیقت ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے نفس پر تسلط پیدا کر لیتا ہے کہ گھر میں اس کی ضرورت اور استعمال کی چیزیں موجود ہیں اگر اپنے مولا کی رضا کے لئے وہ حسب تقاضائے نفس ان کو استعمال نہیں کرتا تو جو اشیاء اسکو میسر نہیں ان کی طرف نفس کو کیوں راغب ہونے دیگا رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا''۔

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ صفحہ ۱۲)

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’ایمان مکمل طور پر تقویٰ اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور روزے رکھنے سے جس طرح کہ روزے رکھنے کا حق ہے۔نوافل کے لئے اُٹھو،نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو‘‘

’’اگر تم رمضان کے مہینہ میں لاپرواہی سے کام لوگے اور روزے کو کچھ اہمیت نہیں دو گے یا اگر روزے رکھ لو گے کہ گھر میں سب رکھ رہے ہیں شرم میں رکھ لو اور نمازوں میں سستی کر جاؤ قرآن کریم پڑھنے میں سستی کر جاؤ قرآن کریم بھی رمضان میں ہر ایک کو کم از کم ایک دور مکمل کرنا چاہیے تو یہ روزے تمہارے خدا کی خاطر نہیں ہوں گے اگر یہ سستی ہوتی رہی، یہ تو دنیا دکھاوے کے روزے ہیں اس لئے حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو بھوکا پیاسا رکھے یا ایسے لوگوں کے بھوکا پیاسا رہنے سے تمہارے اللہ تعالیٰ کو کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ ایسے لوگ تو مومن ہی نہیں ہیں اور روزے تو مومن اور تقویٰ اختیار کرنے والوں پر فرض کئے گئے ہیں۔بعض لوگ صرف سستی کی وجہ سے روزے چھوڑ رہے ہوتے ہیں نیند بہت پیاری ہے کون اُٹھے روزے میں ذراسی تھکاوٹ یا بھوک برداشت نہیں کر رہے ہوتے اس لئے روزے چھوڑ رہے ہوتے ہیں تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو ایمان سے دور لے جانیوالی ہیں اس لئے فرمایا ہے کہ ایمان مکمل طور پر تقویٰ اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور روزے رکھنے سے جس طرح کہ روزے رکھنے کا حق ہے۔نوافل کے لئے اُٹھو، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرو اس کو سمجھنے کی کوشش کرو اس سے تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہوگا اور جب تقویٰ پیدا ہوگا تو اتنا ہی زیادہ تمہارا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔فرمایا کہ یہی ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرنے کے گُر ہیں کہ تم خدا کی خاطر اپنے آپ کو جائز چیزوں سے بھی روکو اور تم سے پہلے جو لوگ تھے جو مذاہب تھے ان میں بھی روزوں کا حکم تھا۔اور اُن میں سے بھی وہی لوگ ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے تھے جو اللہ کی خاطر اپنے روزہ رکھنے کے فرض کو بجالاتے تھے اور تمہارے لئے تو زیادہ بہتر اور زیادہ معین رنگ میں روزوں کا حکم ہے اللہ فرماتا ہے کہ میری رضا کی خاطر روزہ رکھنے والوں کی جزا بھی میں ہوں اور جس کا اجر جس کی جزاء خدا تعالیٰ خود بن جائے اس کو اور کیا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ روزے اس طرح رکھو جس طرح روزے رکھنے کا حق ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۴؍اکتوبر ۲۰۰۳ء بمقام مسجد فضل لندن، خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ ۴۱۷، ۴۱۸)

اداریہ:
رمضان المبارک کی برکات پر مداومت اختیار کرنے کی ضرورت

ستمبر کا یہ شمارہ جب قارئین کے ہاتھوں میں جائے گا تو اُس وقت رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہوگا یا اس کے آخری ایام چل رہے ہونگے۔ اس ضمن میں ہمیں اس بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ رمضان المبارک میں حاصل ہونے والی تمام برکات کو جاری رکھنے کے لئے ہمیں اُن نیکیوں پر مداومت اختیار کرنی ہے جو نیکیاں ہم اس مقدس مہینہ میں سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَ صَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا وَاتَّقُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ.(اٰل عمران: ۱۰۱) یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور سرحدوں کی حفاظت پر مستعدر ہو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ایک اور جگہ فرمایا: وَاۡمُرۡ اَھۡلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَیۡھَا (طٰہٰ: ۱۳۳) یعنی اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور خود بھی اس پر قائم رہ۔

پہلی آیت میں سرحدوں کی حفاظت پر مستعد رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہیکہ گناہوں کے تمام راستوں کو بند کرو اور ہر وہ جگہ جہاں سے گناہ انسان کے اندر داخل ہوتے ہیں اُس جگہ کی چوکسی سے حفاظت کرو تا کہ گناہ تمہارے قریب بھی نہ پھٹکے۔ ساتھ 'صابرو' کہہ کر اس بات کی ترغیب دلائی ہے کہ اس پر صبر سے قائم رہو اور کبھی بھی کوئی کوتاہی مت کرو۔ دوسری آیت میں ایک نیکی کا حکم دیا گیا ہے اور اس پر بھی صبر سے قائم رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ان دونوں آیات میں ایک مشترکہ سبق ہے اور وہ یہ کہ نیکی پر عمل اور برائی سے محفوظ رہنے پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔ نیکی پر قائم رہنے کا کام ہمیشہ قائم رہنا چاہئے اور برائی سے بچنے کی کوشش بھی جاری رہنی چاہئے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ بھی اسی چیز کو پسند فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ اُسی عمل کو پسند کرتے تھے جس پر انسان مداومت اختیار کر سکتا ہو۔ ایک حدیث میں آیا ہے: یَا عَبۡدَ اللّٰہِ لَا تَکُنۡ مِثۡلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوۡمُ اللَّیۡلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیۡلِ۔ یعنی اے عبداللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے اس کو ترک کر دیا۔ حضور ﷺ کو وہ عبادت پسند تھی جس پر عبادت کرنے والا دوام اختیار کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ عمل وہی ہے جس پر انسان مداومت اختیار کرے۔ رمضان المبارک میں انسان نیکیوں کی طرف رغبت اور بدیوں کی طرف بے رغبتی کا جذبہ دکھاتا ہے اور حدیث کے مطابق اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ یہ دروازے سال بھر بھی اس کے لئے اسی طرح بند رہنے چاہئیں۔ اگر رمضان میں ہم نیکیاں کرتے ہیں اور بدیوں سے اجتناب کرتے ہیں اور رمضان ختم ہوتے ہی اس عمل کو چھوڑ دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہیکہ ہم نے رمضان کا حق ادا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اسی بات کو ایک مثال میں یوں بیان فرماتا ہے کہ: وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَھَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ اَنۡکَاثًا۔ یعنی اس عورت کی مانند مت ہو جاؤ جس نے اپنے سوت کو مضبوط کاتنے کے بعد پارہ پارہ کر دیا۔

رمضان المبارک ایک training period ہے جسمیں ہم نیکیوں پر عمل کرنا اور بدیوں سے اجتناب سیکھتے ہیں۔ اگر ہم سال بھر اس عمل کو جاری رکھتے ہیں تو رمضان کی روح کا حق ادا کرتے ہیں اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہیکہ ماحول کے اثر سے ہم صرف بھوکے پیاسے رہے نہ کہ روزے رکھے۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش ہے آپ فرماتے ہیں:

”یہ ایک مہینہ کی ایک ایسی مسلسل ریاضت ہے جس کے نتیجہ میں انسان جب رمضان سے باہر نکلے گا تو ایک بالکل مختلف کیفیت کے ساتھ بالکل مختلف شخصیت لے کر باہر نکلے گا۔اللہ تعالیٰ اس کو پورا ایک مہینہ اس ریاضت میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ کوئی رستہ ایسا نہیں رہنے دیگا جس کے ذریعہ شیطان نفس میں داخل ہوسکتا ہو۔تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے بعد انسان پھر یہ سارے دروازے شیطان پر کھول دے اور اللہ پر بند کرے۔اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ انسان یہ سمجھ لے کہ رمضان عارضی نیکیاں لیکر آتا ہے اور پھر اپنے ساتھ ہی نیکیوں کو سمیٹ کر واپس لے جاتا ہے ۔ایسے رمضان کا کیا فائدہ جو نعمتیں دے کر واپس چھین لے اور دکھ دور کرنے کے بعد پھر عائد کردے۔اس سے پہلے جس انسان نے نعمتیں دیکھی نہیں تھیں اُن کو ان نعمتوں کی عادت ڈال کر پھر واپس لے جائے تو وہ پہلے سے بھی زیادہ دکھوں میں مبتلا ہوجائے گا۔پس رمضان المبارک کے بارے میں یہ تصور بڑا ہی بھیانک ہے اور بڑا ہی جاہلانہ ہے کہ ایک طرف تو ایسا مبارک مہینہ انسان کی زندگی میں داخل ہو کر انسان کی ساری طاقتوں پر فرشتوں کے پہرے بٹھادے اور شیطان کے لئے ساری راہیں بند کرے اور اپنے رب کے لئے ساری راہیں کھول دے اور دوسری طرف جب یہ مہینہ جائے تو اس حالت میں جائے کہ فرشتوں کی بجائے ہر راہ پر شیطان کے پہرے بیٹھے ہوں اور یہ حالت اس ایک مہینہ کے بدلے پھر گیارہ مہینہ تک جاری رہے یہ بڑا نقصان کا سودہ ہے۔اللہ اور اللہ کے رسول کا ہرگز یہ مراد نہیں بلکہ رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کا یہ مطلب ہیکہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں۔اس مہینہ میں جو کچھ برکتیں پائی ہیں اُن کو دوام عطا کریں۔جن مصیبتوں سے نجات پائی ہے پھر دوبارہ ان بندنوں میں نہ جکڑے جائیں ان گندگیوں کی طرف پھر منہہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی۔“ (خطبہ جمعہ 17 جون 1983ء) (عطاء المجیب لون)

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......
PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER
www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS

For Placement Enquiries Visit: www.prosperconsultants.in

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب

(فرمودہ ۱۹/اپریل ۱۹۴۶ بمقام قادیان)

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جہاں تک افتتاح کا سوال ہے وہ تو ہو چکا ہماری فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر صاحب نے بھی اپنا ایڈریس پڑھ دیا اور ڈاکٹر بھٹنا گر صاحب نے بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کر دیا اس وقت میں صرف اُن نمائندگان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں اور اس وقت یہاں موجود ہیں۔

ابھی ڈاکٹر بھٹنا گر صاحب نے اپنے جواب میں بیان کیا ہے کہ اس قسم کی انسٹی ٹیوٹ کو جاری کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اگر ہمارے کارکنوں نے کسی قسم کی تحقیق شروع کی اور نئے نئے مسائل اور علوم نکلنے شروع ہوئے تو پھر ان کو سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اسی جگہ چھوڑ دینا اور نتائج کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کرنا علمی ترقی کا موجب نہیں بلکہ تالاب کے پانی میں سڑاند پیدا کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بات بالکل درست ہے اور میں نے شروع سے ہی اس امر کو اپنے مدنظر رکھا ہے۔ مَیں نے اس سے پہلے اس انسٹی ٹیوٹ کی مالی ضرورتوں کو جماعت کے سامنے نہیں رکھا صرف ایک خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ گو ابھی جماعت کو میں اس کی مالی ضرورتوں کیلئے نہیں بلاتا لیکن ایک وقت آئے گا کہ جب جماعت کو اس کے لئے مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔

اب اس موقعہ پر میں جماعت کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں ابھی ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کریں اور اس غرض کے لئے ایک خاص فنڈ کھول دیں لیکن دو تین سال تک جب ہمیں زمین مہیا ہو جائے گی عمارتوں کا میٹریل ملنا شروع ہو جائے گا اور اس میٹریل سے عمارتیں بننی شروع ہو جائیں گی ہمیں اس کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ ان عمارتوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو اس غرض کے لئے بنائی جائیں گی، ان زمینوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جن پر یہ عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ ان سامانوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو عمارتوں کی تعمیر کے لئے درکار ہوگا، ان کارکنوں کے گزارا کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو اس انسٹی ٹیوٹ میں کام کریں گے اور ان نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پیدا کرے گی۔

پس گو اب بھی جماعت کو کسی چندہ کے متعلق تحریک نہیں کرتا مگر مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے یہ امر اپنے مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس وقت صرف چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے دوستوں میں تحریک کر کے اس غرض کے لیے پچاس ہزار روپیہ جمع کیا ہے اور اڑھائی لاکھ روپیہ سلسلہ کی طرف سے خرچ ہوا ہے میرا ابھی وعدہ ہے کہ میں اپنی طرف سے اور بعض دوستوں کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ جمع کر دوں گا اور چونکہ اب اخراجات روز بروز زیادہ ہونگے اور دو تین سال میں ہی وہ وقت آنے والا ہے جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائے گی اس لئے میں جماعت کو ابھی سے اس طرف توجہ دلا دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائیگی تو ہماری جماعت کے تمام افراد اپنے پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ جس حد تک ان کے ذرائع آمد ان کا ساتھ دیں گے اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ انسٹی ٹیوٹ کوئی دنیوی انسٹی ٹیوٹ نہیں بلکہ یہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جاری کی گئی ہے جو بانی سلسلہ احمدیہ نے ابتداء میں ہی ظاہر فرما دیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ ایک خدا تعالیٰ کا قول

ہوتا ہے اور ایک فعل۔ خدا تعالیٰ کا قول وہ الہامی کتابیں ہیں جو مختلف ممالک میں مختلف اوقات پر لوگوں کی ہدایت اور ان کی راہ نمائی کیلئے نازل ہوئیں اور خدا تعالیٰ کا فعل وہ قانون قدرت ہے جسے دوسرے لفظوں میں سائنس کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دنیا میں کوئی معقول انسان ایسا نہیں ہوسکتا جو بات کچھ اور کرے اور کام کچھ اور کرے ہر معقول انسان کے قول اور فعل میں تطابق اور یکجہتی پائی جاتی ہے پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ الہام کچھ اور نازل کرے اور دنیا میں قواعد ایسے جاری کرے جو الہام کے خلاف ہوں۔ اگر کہیں خدا تعالیٰ کے قول اور اس کے فعل میں اختلاف نظر آتا ہو تو یہ صرف غلط فہمی کا نتیجہ ہوگا ورنہ سچی سائنس اور سچا مذہب آپس میں کبھی ٹکرا نہیں سکتے اور اگر ٹکراتے ہیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو مذہب کی طرف جو بات منسوب کی جاتی ہے وہ غلط ہوگی یا پھر سائنس جو کچھ کہہ رہی ہوگی وہ غلط ہوگا ان دونوں میں سے کسی ایک کی غلطی نکالنے کے بغیر ہم صحیح مطلب نہیں سمجھ سکتے اس لئے سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کی گئی ہے تاکہ ہم اپنی جدوجہد کے ذریعہ سائنس کو مذہب کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت قوی دلائل دے کر اسلام کے ہر مسئلہ کو سچا ثابت کر دیا ہے اور آپ نے مذہب کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے جو انسانی عقل اور ضمیر کے خلاف نہیں بلکہ ہر مجلس اور ہر جلسہ اور ہر میدان میں ہم اسلام کے ہر مسئلہ کی کھلے طور پر تصدیق کرنے کے لئے تیار ہیں اور دشمن کی کسی حملہ پر اس کے مقابلہ میں ہماری آنکھیں نیچی نہیں ہوتیں۔ اب دوسرا حصہ باقی تھا کہ کوئی سچی سائنس سچے مذہب سے ٹکرا نہیں سکتی اور یہ کام بندوں کا ہے کہ وہ سائنس کے مسائل کو مذہب کے مطابق ثابت کریں اور دنیا سے اس ناواجب تفرقہ اور شقاق کو دور کر دیں جو مذہب اور سائنس میں پایا جاتا ہے۔

میں صرف اتنا ہی کہنے کے لئے کھڑا ہوا تھا کہ جماعت کے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں جو اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں کا جو اس موقعہ پر تشریف لائے ہیں خصوصاً ڈاکٹر بھٹناگر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہمارے لئے خوشی کا سامان مہیا کیا۔ (الفضل ۳ مئی ۱۹۴۶ء)

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433
SHAIKA LATIF
GIRLS TRAINING
ART CENTRE
Only for Girl & Women
3/51 NARKEL DANGA MAIN ROAD,
KOLKATA - 700 011 (Opp. NASIR BOOK)
Phone : 2352-1771

رمضان المبارک اور تصوّف

(شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ پنکال)

روحانیت کا موسم بہار رمضان المبارک ہے۔ روزہ جملہ فرائض اور نوافل کی بجا آوری کی جانب متوجہ کر کے تصوّف کا بہترین درس دیتا ہے۔ فرائض نماز و نوافل، تلاوت قرآن کریم درس و تدریس اسی طرح دیگر عبادات بالآخر تصوّف پر منتج ہوتی ہیں پورے رمضان کا نچوڑ ہی تصوّف ہے۔ دراصل تصوّف کا مطلب ہے صوفی بننا۔ تقویٰ اختیار کرنا تزکیہ نفس کرنا، خواہشات نفسانیہ کو ترک کر کے خدا تعالیٰ کی طرف دھیان لگانا وغیرہ اور یہ آیت:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورہ بقرہ آیت 184)

اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ روزہ کا مقصد ہی تقویٰ اور تصوف اختیار کرنا ہے اور تصوف اختیار کرنے والے کو صوفی کہتے ہیں اور تصوّف کا انحصار چار چیزوں پر ہے۔

۱۔ کم کھانا

۲۔ کم بولنا

۳۔ کم سونا

۴۔ کم ازدواجی تعلقات پیدا کرنا

یہ چاروں چیزیں رمضان المبارک میں مکمل طور پر پائی جاتی ہیں اولاً ہم کم کھانے پر کسی قدر غور کریں گے۔ ظاہر سی بات ہے کہ رمضان میں روزہ رکھنے سے سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور فاقے میں عبادت الٰہی میں مصروف ہو کر تصوّف کا رنگ اختیار کیا جاتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہے کہ انسانی فطرت ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ روزہ سے یہی مطلب ہے کہ ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے (ملفوظات جلد نہم صفحہ 122-123)

چنانچہ کم کھانا روحانی ترقی کا باعث ہے جو ہمیں رمضان المبارک میں حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مطاع سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت سے قبل صرف تھوڑا سا ستو بطور توشہ لے جا کر غار حرا میں یاد خداوندی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ چند ایام بعد جب توشہ ختم ہو جاتا واپس آکر پھر لے جاتے اور پھر دعویٰ نبوت کے بعد متواتر اور مسلسل روزہ بھی رکھتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے متواتر روزہ رکھنے سے منع فرمایا لوگوں نے فرمایا آپ تو ایسا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔ میں کھلایا پلایا جاتا ہوں۔ (صحیح بخاری باب الوصال، کتاب الصیام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بالکل چند تولے پر ہی روزہ رکھ لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ۹ ماہ کے روزے رکھے اور اس کی وجہ سے مکاشفات الٰہیہ سے مشرف ہوئے۔ مذکور ہے کہ ۱۸۷۵ء کے آخر یا ۱۸۷۶ء کے شروع میں ایک بزرگ معمر پاک صورت آپؑ کو خواب میں ملے اور انہوں نے ذکر کیا کہ انوار سماوی کی پیشوائی کیلئے روزہ رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ چنانچہ آپؑ نے آٹھ یا نو ماہ تک خفیہ طور پر روزے رکھنے کا مجاہدہ کیا جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ بس میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کیلئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اسی طرح تمام دن روزے میں گزارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی پھر دو تین ہفتے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف

نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روزے سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولے روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانے میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقے کے اولیاء اس امت میں گزرے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہؐ مع حسینؓ و علیؓ و فاطمہؓ کو دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ غرض اس طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب طویل ہے۔ غرض اس حد تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ (کتاب البریہ صفحہ 164-166)

تصوّف کی دوسری شرط جسے رمضان پوری کرتا ہے وہ ہے کم بولنا۔ صحت روزہ کیلئے کم بولنا شرط ہے اور عربی زبان میں روزہ ''صوم'' کو کہتے ہیں جس کے معنی ہی رُکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اسے چاہئے کہ نہ بیہودہ بکے نہ شور و شغب کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ (بخاری مسلم)

نیز فرماتے ہیں:

روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔

(بخاری و مسلم)

لہٰذا رمضان میں ایک مومن کم بولتا ہے کیونکہ غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا تکمیل روزہ کیلئے لازمی ہے اور عبادت میں اس قدر اوقات صرف کرنے کے بعد دیگر غیر ضروری باتوں کیلئے فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔ پس اس طرح رمضان تصوّف کی دوسری شرط کو پوری کرتے ہوئے تصوّف اور تقویٰ کی شاہراہ پر مزید ترقیات کی دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح تیسری شرط کم سونا ہے یہ بھی رمضان میں آجاتا ہے وہ اس طرح کہ صبح تہجد کیلئے بیدار ہوتا ہے۔ سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں کم از کم آٹھ رکعتیں نوافل کی ادائیگی کے لئے وقت نکالتا ہے۔ اور پھر سحری کھانے کیلئے وقت صرف کرتا ہے کیونکہ آپؐ فرماتے ہیں کہ: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃٌ کہ سحری کھاؤ اس میں یقیناً برکت ہے۔

(بخاری و مسلم)

پھر دن کو دین و دنیا کی مصروفیات میں منہمک ہو جاتا ہے اور پھر رات کو تراویح ادا کرتا ہے علاوہ ازیں تلاوت قرآن کریم دیگر وظائف اور نوافل اور فرائض کی ادائیگی کرتا جس کی وجہ سے سونے کیلئے وقت ہی نہیں ملتا پس ثابت ہوا کہ رمضان المبارک مومن کی نیند کو اس قدر کم کر دیتا ہے کہ وہ زیادہ تقویٰ شعار ہو جاتا ہے۔

نیز چوتھی شرط ہے کم ازدواجی تعلقات پیدا کرنا یہ بھی ایک ثابت شدہ امر ہے کہ ماہ رمضان میں دوستوں، رشتہ داروں اور اہل خانہ اور بیوی سے تعلقات بالکل کم ہو جاتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ تہجّد، سحری، تلاوت قرآن کریم، تراویح، نماز فرائض و نوافل دیگر وظائف دینی و دنیوی مصروفیات میں اوقات صرف کرنے کے بعد ازدواجی تعلقات کیلئے وقت ہی برائے نام بچتا ہے۔ اور پھر بحالت روزہ بیوی سے مباشرت ممنوع ہے چنانچہ تصوّف کی یہ شرط بھی مکمل طور پر رمضان پوری کرتا ہے کہ دنیا و مافیھا سے مستغنی ہو کر ازدواجی تعلقات منقطع کر کے خدا تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور تصوّف اختیار کرتا ہے۔ پس رمضان المبارک تصوّف کی چاروں شرائط پوری کر کے مسلمانوں کو تصوّف اختیار کر کے صوفی بنکر بہترین درویشانہ طرز زندگی بسر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

انسانی زندگی کی راحت و آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا سونا

اورجنسی تعلقات۔تمدّن کا اعلیٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں جن میں دوستوں سے ملنااورعزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے وہ پیتا ہے وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوّف کی جان کم بولنا کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوّف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔کم سونا آپ ہی اس میں آجاتا ہے کیونکہ رات کو تہجد کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارادن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات بھی ظاہر۔پھر کم بولنا بھی رمضان میں آجاتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے پس روزہ دار کیلئے بے ہودہ باتوں سے رکنا لڑائی جھگڑوں سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔اسی طرح کم بولنا بھی رمضان میں آگیا۔گویا کم کھانا کم بولنا کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام وآسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۷۶)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمانان عالم کم از کم ایک ماہ یا اگر شوال کے چھ نفلی روزے شامل کرلئے جائیں تو ایک ماہ چھ دن جب ان اموری کی پابندی کرتے ہیں تو تصوف اور تقویٰ کے نور سے منور ہوتے ہیں جو سارا سال ان کے ہمراہ ڈھال بنکر رہتا ہے اور مشعل راہ بنکر ہر میدان میں رہنمائی کرتا ہے اور پھر اگلا سال شروع ہوتا ہے تو پھر سے تصوف وتقویٰ میں مزید ترقی کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں گویا کہ پھر تمام زندگی تصوّف وتقویٰ میں بسر ہوتی ہے۔یہی تقویٰ اور تصوّف ہی رمضان المبارک کا نچوڑ ہے جس کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں روزہ ہم پر فرض کیا ہے جس کی تعریف خود صوفیوں نے کی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ:۱۸۶) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیوں نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مُراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک سے کماحقہٗ استفادہ کرتے ہوئے تصوّف اور تقویٰ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Samad Mob:9845828696
PORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Noor-ul-Mubeen Cell:9886294946
: 9902095153
Prop.
SARA FOOT WEAR
WHOLESAE & RETAIL
A complete family Showroom
Station Road, Yadgir, Dist. Gulbarga

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اس کی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؐ کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینے میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ بنصر العزیز نے افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

’’ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے زمینداروں کے لیئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس طرح جنہوں نے جانور بھیڑ، بکریاں، گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں لیکن اگر ان کے پاس باون 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اس پر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔ (تلخیص اقتباس خطبہ جمعہ ۲۸ مئی ۲۰۰۴ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اسکی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5-11-1998 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:

’’زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں ہی زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چُنے غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں ان سب کیلئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے‘‘۔

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ کیونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ہی ادا کرتے ہیں اس لئے صاحب نصاب احباب ومستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدقتہ عید الفطر اور عید فنڈ:

صدقتہ الفطر :صدقتہ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں بظاہر معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوسکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے

(جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح بھی ادائیگی کرسکتا ہے۔ قادیان اور اسکے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت تیس روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کے لئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح تیس روپے مقرر کی گئی ہے صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم ازکم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے تا بیوگان یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بر وقت امداد کی جاسکے۔ دفتر وکالت مال لنڈن کے سرکلر VMA7547/19.11.2001 کے مطابق صدقۃ الفطر کے مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکزی ریزروفنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے کس قدر رقم مقامی مستحقین میں خرچ کی جائے اور کسقدر رقم مرکز میں بھجوائی جائے ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد وخرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ : سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم ازکم ایک روپیہ فی کس شرح سے عید فنڈ مقرر ہے اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

صدقات : ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ وخیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے اس لئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا :

”خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا ہے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کردیتا ہے“۔

حضورؓ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات دیا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنیکو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

Prop.: Zahoor Ahmad Cell : 94484 22334

Hill Road, Madikari - 571201 Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com

خلفاء ثلاثہ کے متعلق شیعوں کے اعتراضات کا ردّ

شیخ مجاہد احمد شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ایک مکمل دین کا نزول فرمایا اور قیامت تک کے لئے اس دین کے خواص و برکات کو جاری و ساری فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد اسلام کے محاسن و فیوض کے اجراء کے لئے ''خلافت راشدہ'' کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بَنُوا اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَهُ نَبِیٌّ وَاَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ (بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکرعن بنی اسرائیل وسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اصلاح احوال کے لئے نبی آتے رہے جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا جانشین بھی نبی ہی ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ خلفاء ہونگے۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق امت محمدیہ میں خلافت راشدہ کا قیام عمل میں آیا اور علی الترتیب:

☆...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۱ھجری تا ۱۳ھجری بمطابق ۶۳۲ء تا ۶۳۴ء

☆...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۱۳ھجری تا ۲۴ھجری بمطابق ۶۳۴ء تا ۶۴۵ء

☆...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۲۴ھجری تا ۳۵ھجری بمطابق ۶۴۵ء تا ۶۵۵ء

☆...... حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۵ھجری تا ۴۰ھجری بمطابق ۶۵۶ء تا ۶۶۱ء

خلیفہ منتخب ہوئے۔ یہ چاروں بزرگ شخصیتیں اپنے بلند مقام، بابرکت عہد خلافت کی وجہ سے اسلامی تاریخ کے روشن مینار ہیں۔ ان بزرگان کا دورِ خلافت اسلامی تاریخ کا ایک نہایت اہم موضوع ہے۔ ہمارے نزدیک یہ چاروں بزرگ شخصیتیں علی الترتیب درجہ و منازل میں خدا تعالیٰ کے حضور مقرب و مکرم ہیں۔ یہ وہ بابرکت وجود ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے آسمانی صحیفہ قرآن مجید میں ''رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ'' کے مقدس سرٹیفکٹ سے نوازا ہے۔

اسلام کا مقدس پودہ ان چاروں خلفائے راشدین کے ذریعہ ساری دنیا میں پروان چڑھا اور ایک مضبوط تنا ور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ دشمنان اسلام جو اسلام کی مقدس و پاکیزہ تعلیم کا مقابلہ نہ کر سکے، انہوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اسلام کا ظاہری لبادہ اوڑھ لیا اور در پردہ پوری کوشش کی کہ اسلام کی بیخ کنی کی جائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت انہیں کوششوں کا نتیجہ ہے۔ عبداللہ بن سبا ان لوگوں کا سرغنہ تھا۔

۳۵ھجری بمطابق ۶۵۵ء کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت وقوع میں آئی جس کے نتیجہ میں مسلمان تین حصوں میں بٹ گئے اوّل وہ لوگ جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور آپ کو خلفاء راشدین میں سے چوتھا خلیفہ شمار کر لیا۔ دوئم وہ لوگ جو اس بات پر زور دے رہے تھے کہ پہلے حضرت عثمان کی شہادت کا بدلہ لیا جائے بعدہٗ وہ حضرت علیؓ کی بیعت کریں گے۔ تیسرا وہ فریق جو ان دونوں فریقوں سے کنارہ کش اور دور تھا۔ ان فریقوں میں وہ لوگ بھی شامل ہو گئے تھے جنہوں نے حقیقتاً حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا اور اس کی پوری کوشش کی تھی کہ کسی طرح امن کا قیام نہ ہو پائے تا ان پر گرفت قائم نہ ہو سکے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اس نظریاتی تفریق کے نتیجہ میں مسلمانوں میں فرقہ بندی کی ابتداء ہوگئی اور مسلمان گروہ درگروہ فرقوں میں بٹتا چلا گیا انہیں فرقوں میں سے ایک فرقہ یا گروہ شیعہ مسلک ہے۔

سب سے اوّل شیعہ فرقہ کا تعارف ہمارے لئے جاننا بے حد ضروری ہے۔ شیعہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گروہ اور مددگار کے ہیں۔ اصطلاح میں وہ جو اپنے آپ کو حضرت علیؓ اور دوسرے گیارہ اماموں کا پیروکار کہتا ہوُا سے شیعہ کہتے ہیں۔ شیعوں کو رافضی بھی کہا جاتا ہے مگر اس نام کو شیعہ برا مناتے ہیں۔

شیعہ کتب

تفاسیر : تفسیر صافی، تفسیر مجمع البیان، تفسیر عمدۃ البیان، تفسیر امام حسن عسکری۔

احادیث : کافی : اس کے تین حصے ہیں۔ ۱-اصول کافی ۲-کافی ۳-کتاب الروضۃ

تہذیب الاحکام – من لا یحضرہ الفقیہ – الاستبصار

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی شیعہ فرقہ کے نزدیک مستند ہیں۔

مجمع البیان، نہج البلاغہ، بحارالانوار، اکمال الدین، حقائق لدنی وغیرہ

اصول دین

شیعہ فرقہ کے اصول کون سے ہیں اور وہ کون سے جُز ہیں جو ایک شیعہ کے لئے جاننے اور ان پر یقین رکھنا ضروری ہے جب ہم اس سوال پر غور کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل پانچ اصول ہمارے سامنے آتے ہیں :

۱- توحید پر ایمان
۲- عدل یا عدالت پر ایمان
۳- رسالت پر ایمان
۴- میعاد (قیامت پر ایمان)
۵- امامت پر ایمان

اصول دین پر تبصرہ :

یہ وہ پانچ اصول ہیں جن پر ایمان لانا ایک شیعہ کے لئے ضروری ہے۔ آیئے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی روشنی میں ان اصولوں کو پرکھیں۔ اور غور کریں کہ یہ اصول قُرآن مجید کی روشنی میں کتنے کھرے ہیں۔

(۱) سب سے اوّل توحید ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ – اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ . یعنی یہ اصول درست ہے۔

(۲) رسالت: قرآن مجید فرماتا ہے: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل – مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَه اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

(۳) تیسرا اصل عدالت: اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ جب ظالم نہیں تو عادل ہی تھی۔ گویا یہ اصول بھی درست ہے۔

(۴) چوتھا اصل میعاد: یہ بھی درست ہے قرآن مجید فرماتا ہے: اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

یعنی قیامت مقرر شدہ ہے اس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

(۵) پانچواں اصول امامت: قرآن مجید میں امامت کی تعیّن آیات کہاں ہے؟ کہاں لکھا ہے کہ مَا عَلِيٌّ اِلَّا اِمَامٌ یعنی علی امام ہے۔

مسئلہ امامت شیعہ فرقہ کے بنیادی عقیدہ میں ہے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور گیارہ مزید اماموں پر ایمان لانا اور انہیں نعوذ باللہ نبی کے برابر تصوّر کرنا مگر تعجب کی بات ہے کہ قرآن مجید میں اس بارے میں کوئی قطعی نص موجود نہیں ہے از دیاد علم کے لئے شیعہ مسلک کے بارہ اماموں کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۲) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما (۳) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (۴) ابومحمد علی بن حسینؓ زین العابدین (۵) ابوجعفر محمد بن علی باقر (امام محمد باقر) (۶) امام جعفر صادق (۷) امام موسیٰ کاظمی (۸) امام علی رضا (۹) امام ابوجعفر محمد بن علی الجواد (۱۰) امام ابوالحسن علی (۱۱) امام ابومحمد حسن بن عسکری (۱۲) امام مہدی علیہ السلام

آیئے شیعہ فرقہ کے اصول دین پر ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے غور کریں۔

قرآن مجید کے اصولِ ایمانیات سے شیعوں کے اصولِ دین موافقت نہیں رکھتے۔قرآن مجید کی سورہ بقرہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ.

شیعہ اصول دین میں ملائکہ اور کتب دو باتوں پر ایمان شامل نہیں ۔

سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَكُتُبِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (نساء:رکوع ۲۰)

توحید پر ایمان :

توحید پر ایمان شیعہ اصول دین میں ہے ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ صفت اپنے موصوف سے کبھی جدا نہیں ہوتی ۔ مثلاً میرے اندر بولنے کی صفت موجود ہے اب یہ ممکن ہی نہیں کہ میں تو اس وقت قادیان میں موجود ہوں اور میری صفت بٹالہ میں ہو۔اسی طرح توحید ایک صفت ہے اور خدا کی صفت کو خدا کی ذات سے جدا کر دینا مناسب نہیں ہے ۔سو جب ہم خدا کی ذات پر ایمان لائیں گے تو منجملہ تمام صفات کے توحید بھی شامل ہو جائیگی ۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہر جگہ ایمان باللہ کی تاکید ہے۔فرمایا: كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ – اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ . کہیں نہیں فرمایا اٰمنوا التوحید

اللہ پر ایمان لانے سے صفت توحید پر بھی ایمان لانا ممکن ہے مگر صرف صفت توحید پر ایمان لانے سے باقی صفات رب رحمٰن ، رحیم وغیرہ ایمان کے دائرہ سے باہر رہ جائینگی۔

امامت پر ایمان :

شیعہ بارہ اماموں پر ایمان لانا فرض قرار دیتے ہیں۔اوران پر ایمان لائے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن قرار نہیں دیتے

ہمارا اُن سے مؤدبانہ یہ سوال ہے کہ پہلے اس بات کا تصفیہ ہو جانا چاہئے کہ امام کا مقام نبی سے بڑا ہوتا ہے یا نبی سے چھوٹا یا نبی کے برابر؟

اگر امام کا مقام نبی سے بڑا ہوتا ہے تو فرمایئے کہ خاتم الانبیاء کے بعد دین کی تکمیل کے لئے نبی نہیں آئے تو بارہ امام کیونکر آ گئے ۔

اگر نبی کے برابر ہے تو سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ اگر نبی نہیں آ سکتا تو نبی کے برابر بارہ افراد کیوں آئیں گے؟

اگر امام کا مقام نبی سے چھوٹا ہے تو قرآن مجید سے ایک آیت دکھا دیجئے کہ ایسے انسان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جو نبی نہ ہو۔ رسول نہ ہو بلکہ نبی اور رسول کے مقام سے چھوٹا ہو۔

قرآن مجید میں کہیں نہیں لکھا کہ اٰمِنُوْا بِالْاَئِمَّةِ ۔

شیعوں کے فرقے :

جس طرح سنیوں کے بہت سے فرقے ہیں اسی طرح شیعوں کے بھی بہت سارے فرقے ہیں ۔مشہور شیعہ فرقوں میں سے چند ایک کے نام اس طرح سے ہیں۔

فرقہ اثنا عشریہ ۔فرقہ غالی ۔فرقہ کیسانیہ ۔فرقہ زیدیہ ۔فرقہ اسماعیلیہ۔

خلفاء ثلاثہ پر اعتراضات:

آیئے اب ہم شیعوں کی طرف سے خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ ۔حضرت عمر فاروقؓ ۔حضرت عثمان غنیؓ ۔ پر لگائے جانے والے اعتراضات کا جائزہ لیں۔

اعتراض اوّل:

شیعوں کی طرف سے پہلا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ یعنی خلافت کا حق حضرت علیؓ کا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سازش کر کے حضرت علی کو اس حق سے محروم کیا۔اسی طرح اس سازش میں حضرت عمرؓ حضرت عثمان غنی بھی شریک ہوئے اور سب نے حضرت علیؓ کو خلیفہ کے مقام سے دور کر دیا اور وہ سب غاصب ہیں ۔لہٰذا ان کا ایمان درست نہیں ہے اور وہ مومن نہیں کہلا سکتے ۔

الجواب : سامعین اس اعتراض میں کئی اعتراضات ایک ساتھ موجود ہیں ۔ ہم ان کا جواب علی الترتیب قرآن مجید کی روشنی میں دیں گے کیونکہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور اس کے شکوک وشبہات سے بالا

تر ہونے میں شیعہ سنی دونوں متفق ہیں۔

کیا خلفاء ثلاثہ ایماندار نہیں تھے؟

شیعہ حضرات خلفاء ثلاثہ کو ایماندار نہیں مانتے جبکہ قرآن مجید اس کے مدمقابل مومنوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے کہ:

اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ (سورہ توبہ)

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں وہ باہم محبّ و مددگار ہوتے ہیں نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے روکنا نماز کو قائم کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا یہ ان کی صفات ہیں۔

قارئین کرام خلفاء ثلاثہ نے دنیا میں نیکی کو پھیلایا۔ بدی کو مٹایا۔ نمازوں کو قائم کیا بلکہ ہزاروں لاکھوں کو ان صفات سے متصف کیا ان اعمالِ صالحہ کو بجالانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ۔ (سورۃ توبہ:۲۰)

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ خدا میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے ان کے لئے اللہ کے حضور بڑے درجے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

ان دونوں آیات سے واضح ہوجاتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ قرآن مجید کی سند سے ایماندار ہیں لہٰذا شیعوں کا یہ اعتراض غلط ہے کہ نعوذ باللہ یہ لوگ ایماندار نہ تھے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ شیعہ اس بات کے قائل ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کی وصیت حضرت علیؓ کے حق میں فرمائی تھی لیکن حضرت ابوبکرؓ نے ان کا یہ حق غصب کرلیا اسی طرز پر دیگر دونوں خلفاء حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے عمل کیا لہٰذا خلفاء ثلاثہ غاصب ہیں۔

جواب: اس اعتراض پر پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ پہلے اس بات کو جان لینا چاہئے کہ خلافت ایک انعام ہے یا سزا۔ لازمًا خلافت ایک انعام ہے اب یہ سوال ہوتا ہے کہ یہ انعام کون دیتا ہے اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ خلافت کا انعام ایمان اعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ بندوں کو دیتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر خلافت انعام ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو دیا جاتا ہے تو کیا کسی بندہ میں یہ طاقت ہے کہ وہ خدا کا انعام چھین کر خود حاصل کرلے۔ اگر بالفرض شیعہ حضرات کی بات مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو خلافت کا حقدار اور مستحق حضرت علیؓ کو قرار دیتے ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ میں اتنی طاقت آگئی کہ انہوں نے وہ انعام اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں چھین لیا اور خود خلیفہ بن گئے سوچئے اور غور کریں کہ کیا یہ کہنا درست ہوگا۔

اس اعتراض پر کہ خلافت پر خلفاء ثلاثہ حضرت علیؓ کا حق غصب کر کے بیٹھ گئے ایک یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو شیعہ حضرات یہ بتائیں کہ کیا قرآن مجید میں کہیں خلافت کا ذکر بھی موجود ہے یا نہیں؟

اگر قرآن مجید میں یہ ذکر موجود نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں خلافت جاری ہوگی تو پھر خلافت پر بحث کرنا ہی فضول ہے جس بات کا ذکر قرآن مجید میں ہی نہیں اس پر بحث ہی کیوں جائے۔ اور اگر قرآن مجید میں ذکر ہے تو وہ آیت کون سی ہے؟ قارئین کرام قرآن مجید میں آیت استخلاف یعنی سورہ نور آیت ۵۶ خلافت کے بارہ میں واضح علامتیں بیان کرتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں خلافت کا ذکر فرمایا ہے تو صرف اکیلا ذکر خلافت ہی نہیں کیا بلکہ سچے خلفاء کی علامات کا ذکر بھی کیا ہے اور وہ علامات ہیں تمکنت دین۔ قیامِ توحید، خوف کی حالت کا امن میں بدلنا۔

قارئین کرام آیت استخلاف میں بیان کردہ سچے خلیفہ کی تمام علامتیں ہمیں خلفاء ثلاثہ میں نظر آتی ہیں لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ جب علامات صحیح ہیں تو پھر لازماً یہ تینوں خلفاء بھی برحق ہیں۔

تیسرا اعتراض مسئلہ فدک :

شیعہ حضرات کی طرف سے ایک بڑا اعتراض مسئلہ فدک ہے اس اعتراض کی تفصیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد سیدۃ النساء جگر گوشہ رسول حضرت فاطمۃ الزہراءؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ انہیں فئے کی جائیداد میں سے جس کا تعلق مدینہ کی جائیداد، فدک اور خیبر کے خمس سے ہے بطور میراث ان کا حصہ انہیں دے دیں۔ (صحیح بخاری باب غزوہ خیبر) اس کا جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ یعنی ہمارا کوئی وارث نہیں۔ ہمارا ترکہ راہ خدا میں صدقہ ہے۔

شیعہ حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور بعد میں دونوں خلفاء نے حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا حق میراث غصب کرلیا۔ اور جائیداد پر ناجائز قبضہ کرلیا۔

جواب : قارئین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا حدیث لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ یعنی کے ساتھ یہ وضاحت بھی بیان کی تھی کہ:

آل محمد کو اس مال میں سے صرف کھانے کو ملتا رہے گا اور خدا کی قسم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کی اس حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کرونگا جو حالت اس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی۔ اور جو عمل اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے وہی عمل ضرور کرونگا۔ یعنی جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کردہ افراد میں جسے چاہتے تھے جائیدادوں کی آمد تقسیم کیا کرتے تھے اسی طرح میں بھی تقسیم کیا کروں گا۔

قارئین پہلی بات تو یہ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ حضرت ابوبکرؓ کو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے کسی قسم کی کوئی ذاتی رنجش نہیں تھی اور نہ آپ اپنے ذاتی مفاد کے لئے فدک کی جائیداد استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ کر اب اس اختلاف کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

اصل بات یہ تھی کہ حدیث لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے سنی تھی۔ گو یہ روایت دوسرے واسطوں سے بھی یعنی حضرت عائشہؓ، حضرت ابوھریرہؓ اور حضرت ابودرداءؓ وغیرہ سے بھی مروی ہے لیکن حضرت ابوبکرؓ کے اسے براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کی وجہ سے یہ حدیث ان کے لئے متواتر سے بھی درجہ میں بالا تھی اگر وہ اس پر عمل نہ کرتے تو اللہ کی نگاہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ گار قرار پاتے اور رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

خود شیعہ حضرات کی حدیث کی کتاب اصول کافی میں بھی اس حدیث کی تائید میں حدیث ملتی ہے کہ انبیاء جائیدادوں کے وارث نہیں بلکہ دینی باتوں کے وارث قرار پاتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوْرِثُوْا دِرْھَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا اُوْرِثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِھِمْ (اصول کافی کتاب العلم)

یعنی کہ انبیاء درہم و دینار کے وارث نہیں بناتے بلکہ وہ اپنی علمی باتوں کا وارث بناتے ہیں۔

قارئین کرام! حضرت ابوبکرؓ کا یہ فعل آنحضرت ﷺ کی حدیث کی روشنی میں تھا اور خود آنحضرت ﷺ کا عمل حضرت ابوبکرؓ کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ میں ابوداؤد کی روایت حضرت مغیرہ سے ہے کہ جب عمر ابن عبد العزیز بن مروان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا اور کہا:

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ کے واسطے فدک تھا سو آپ اس سے خرچ کرتے تھے اور بنو ہاشم کے بچوں کو بھی پہنچاتے تھے۔ اور بنی ہاشم کی بیواؤں کا اس مال میں سے نکاح کرواتے تھے۔ اور بے شک فاطمہؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ فدک انہیں دے دیں تو آپ ﷺ نے اس سے

انکار کیا اور وہ اسی طرح رسول کریم ﷺ کی وفات تک آپ کے قبضہ میں رہا۔''

شیعہ حضرت ابوبکرؓ اور اس حدیث کے دیگر راویوں خصوصاً حضرت عائشہ پر جھوٹی حدیث گھڑ لینے کا الزام لگاتے ہیں کہ لَا نُورِثُ مَا تَرَکنَا صَدَقَۃً از خود بنالی گئی ہے۔ حالانکہ کہ وہ ایسی حدیث کیوں گھڑ لیں جس سے خود اُن کا حق وراثت مالِ فئے اور جائیداد سے ختم ہو رہا تھا۔

قارئین کرام ! شیعہ حضرات اس فدک کے معاملہ میں ہی حضرت ابوبکرؓ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے آیت میراث یعنی **یُوصِیکُمُ اللہ فی اولادکُم للذَّکرِ مِثلَ حَظِ الاُنثَیین (النساء: 112)** پیش کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس آیت کو بھی نہیں مانا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک عام اسلامی قانون پیش کیا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر عام حکم میں رسولِ کریم ﷺ کی ذات بھی شامل ہو قرآن کریم میں ہمیں اس قسم کے معاملوں کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں مثلاً وَاَنکِحُو الایَامیٰ مِنکُم۔ مگر اس حکم سے آنحضرت ﷺ کی بیوائیں مستثنٰی ہیں۔

شیعہ ائمہ کے نزدیک خلفاء ثلاثہ کی قدر و منزلت:

قارئین ابھی تک تصویر کے ایک رُخ کا ہم جائزہ لے رہے تھے یعنی اہل سنت کی کتب سے عقلاً ونقلاً شیعہ اعتراضات کا جواب دے رہے تھے۔ آیئے اب خود شیعہ حضرات کی مستند کتب کا جائزہ لیتے ہیں کہ شیعہ اماموں کے نزدیک حضرت ابوبکر، حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔

شیعہ حضرات خلفاء ثلاثہ کو خلافت کا نعوذ باللہ غاصب قرار دیتے ہیں مگر حضرت علیؓ کا فیصلہ اس بارے میں کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

قال علی و زبیر ما قضینا الا فی المشورۃ وانا لنریٰ ابا بکر احق بھا انہ لصاحب الغار وانا لنعرف سننہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ بالناس وھو احق۔
(شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید الشیعی)

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلافت کا انعقاد مشورہ سے ہونا چاہئے اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ابوبکر خلافت کے سب لوگوں سے زیادہ اہل ہیں اور اس کی تین وجوہ ہیں:

اوّل: یہ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب غار تھے۔

دوم: یہ کہ ہم ان کے اچھے طریق زندگی سے واقف ہیں۔

سوم: یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت اپنی جگہ امام الصلوٰۃ بنایا تھا جبکہ آپ زندہ تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

نِلتَ مِنْ صِھْرِہٖ مَا لَمْ یَنَا لَا (نہج البلاغہ)

کے اے عثمانؓ! تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا وہ شرف پایا جو دونوں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے نہیں پایا۔

قارئین! حضرت علیؓ کے قول و فعل سے ثابت ہے کہ آپ تینوں خلفاء کو برحق سچا اور خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ خیال کرتے تھے اس لئے حضرت علیؓ نے تینوں خلفاء کرام کی بیعت کی اور انہیں دل سے سچا تسلیم کیا۔

شیعہ حضرات نے حضرت علیؓ کی بیعت کے معاملہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے ''**تقیہ**'' کی بحث ایجاد کی۔ تقیہ کی تعریف یہ ہے کہ:

جو مومن بہ اطمینان قلب موافق شرع کسے رہ کر بخوفِ دشمنِ دین فقط ظاہر میں موافقت کرے دشمن دین کی تو دیندار ممدوح و متقی ہے (قول فیصل)

اگر عقائد کو اس طریق پر چھپانے کی اجازت مل جاتی تو پھر تاریخ انبیاء میں کوئی نہ کوئی نبی ضرور ایسا ہوتا جس نے تقیہ کیا ہو مگر کوئی نبی بھی ایسا نہیں ہے جس نے تقیہ کیا ہو اس طرح سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

تقیہ کرنا اچھا ہے یا بُرا

اگر کہو بُرا تو یہ عقائد شیعہ کے خلاف ہے۔ حضرت علیؓ نے کیوں تقیہ کیا۔ اگر کہو کے اچھا ہے تو پھر حضرت امام حسینؓ نے یزید کے مقابل پر تقیہ کیوں

نہ کیا۔

مختصر یہ کہ آج کے شیعہ جن افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں اور جو اعتراضات کرتے ہیں وہ ان کی اپنی مستند کتب کی رو سے ہی غلط ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جاننے کے دو ذرائع ہیں ایک قرآن مجید اور دوسرا اصحابہ کے ذریعہ بیان فرمودہ احادیث۔

دشمنان دین نے دونوں راستوں پر حملہ کیا۔ قرآن مجید میں تحریف انسانی کلام کی سازش کو ثابت کرنے کی سازش آج تک جاری ہے۔ دوسرا ذریعہ صحابہ تھے انہیں شیعہ سنی کے اختلاف میں ڈال دیا۔ دونوں فرقے ایک دوسرے کی احادیث نہیں مانتے۔ ایک دوسرے کو موردِ الزام گردانتے ہیں اس لڑائی میں آخر نقصان کس کا ہوا نہ شیعہ جیتا، نہ سنی ہارا، ہارا تو صرف اسلام ۔نقصان ہوا تو صرف اسلام کا۔

آیئے اے مسلمانانِ وقت اب اس لڑائی کو ختم کریں۔ چودہ سو سال ہو گئے خون بہاتے ہوئے۔ خون بہانے کا کیا نتیجہ نکلا۔ آیئے اب امام وقت امام مہدی وعلیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق حکم وعدل مانیں اور اس کے کہے کے مطابق چلیں۔ یہی ایک حل ہے شیعہ سنی اختلافات کا اللہ تعالیٰ تمام شیعہ سنیوں کو امام وقت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امدادی کتب: ۱) کتاب ''بنت رسول کا حق وراثت'' پر تبصرہ مسئلہ فدک کا حل۔

۲) ''فضائل صحابہ'' محمد اسد اللہ قریشی نظارت اشاعت ربوہ

۴) احمدیہ پاکٹ بک

NAVNEET JEWELLERS
Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love For All Hatred For None
M. C. Mohammad
Prop. : (Kadiyathoor)
SUBAIDA TIMBER
Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants
Chandakkadave, P.O. Peroke,
Kerala - 673631
Ph. : 0495-2403119 (O), 2402770 (R)

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

گروگرنتھ صاحب میں روزہ کا ذکر

(گیانی مبشر احمد خادم اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

سکھ مذہب والے گروگرنتھ صاحب کو مقدّس تسلیم کرتے ہیں اور انکے دلوں میں اس کے متعلق نہایت عقیدت پائی جاتی ہے۔گروگرنتھ صاحب کی اشاعت سکھوں کے پانچویں گروگروارجن دیوجی نے 1604ء میں کی گرو ارجن دیوجی نے گروگرنتھ صاحب میں سکھ گروصاحبان کی بانی کے علاوہ 12ویں صدی سے لے کر 16ویں صدی کے آخری سالوں تک ہوئے مشہور صوفی اور سنت کویوں (شاعروں) کی بانی بھی گروگرنتھ صاحب میں شامل کی

گروگرنتھ صاحب کا بغور مطالعہ کرنے سے ہمیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اس میں اسلامی عقائد کا ذکر ہے

روزہ ارکان اسلام میں شامل ہے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مسلمان ایک ماہ تک روزہ رکھتے ہیں۔یہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے گروگرنتھ صاحب میں رمضان اور روزہ کا ذکر پایا جاتا ہے

شری گرونانک دیوجیؒ فرماتے ہیں:

''تہیہ کرر کھے پنچ کرساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی''

(سری راگ محلّہ اگھر 3)

مندرجہ بالا شبد میں تیس سے مراد تیس روزے اور پانچ سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔اور یہ بات سکھ کتب سے بھی ثابت ہے کہ جیسا کہ سردار اقبال سنگھ اپنی کتاب ''مسلمان کہاون مشکل'' میں مندرجہ بالا شبد کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ:''تو تیس روزے گن کے رکھتا ہے، پانچ نمازوں کو ساتھی بناتا ہے تا کہ اس طریقے کو اختیار کرنے سے لوگ تجھے اچھا مسلمان کہنے لگ جائیں''

(مسلمان کہاون مشکل صفحہ ۲۹)

سکھ کتب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گرونانک دیوجی خود بھی روزے رکھا کرتے تھے چنانچہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۵۱ مدینے کی ساکھی میں مرقوم ہے کہ:

''ایہہ روزے نال ہی برس دن رہیا اَتے ہُن بھی روزے نال ہی ہیسو'' (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 151 مدینے دی ساکھی شائع کردہ بھائی چتر سنگھ جیون سنگھ بازار مائی سیواں امرتسر)

شری گروگرنتھ کوش صفحہ 2079 جلد نمبر 2 میں روزہ کی تعریف میں لکھا ہے کہ:

ترجمہ:''ہجری سمنت دے رمضان دے مہینے رکھا جان والا ورت''

یعنی روزہ ہجری سال کے رمضان کے مہینے میں رکھا جانے والا ورت ہے۔

اسی طرح گروگرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر روزہ کے متعلق فرمایا گیا ہے:

''سَر مِ سُنَّت سِیل روزہ ہوہو مسلمان'' (ماجھی 1 وار 7)

یعنی سنت کے مطابق روزہ رکھنے والا اور روزہ میں نرمی اور عاجزی اختیار کرنے والا ہی مسلمان ہے۔

اسی طرح جو لوگ کلمہ نماز اور روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہو کر صرف دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں ان کے متعلق گروگرنتھ صاحب میں لکھا ہے:

''روزہ دھرے نماز گزارے کلمہ بہشت نہ ہوئی'' (راگ آسا محلّہ 1)

یعنی صرف دکھاوے کے لئے کلمہ، نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے اور اس کی اصل حقیقت سے بے خبر رہنے سے کوئی بہشت میں نہیں جاسکتا۔

گروگرنتھ صاحب میں ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ:

''روزہ پے خاکہ'' (مارو محلّہ 5)

یعنی روزہ عاجزی سکھاتا ہے۔

روزہ کے متعلق بھائی کاہن سنگھ نابھا مہان کوش میں لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ:''روزہ،صوم، ورت اسلام میں ورت گناہوں کو ختم کرنے والے عمل ہیں اور اتنے ورت رکھنے کا حکم ہے:

1۔رمضان کا سارا مہینہ

2۔محرم کا دسواں دن جس کا نام عاشورا ہے مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اس دن کا ورت آنے والے سال کے تمام گناہ دور کردیتا ہے۔

3۔عیدالفطر کے بعد چھ دن تک روزے رکھنا نیکی کا عمل ہے۔

4۔شعبان کا سارا مہینہ۔مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ کبھی سارا مہینہ اور کبھی اس مہینے کا کچھ حصہ حضرت محمد صاحب روزے رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روزہ رکھ کر لڑنا جھگڑنا، غلط باتیں کرنا، غلط کام کرنا منع ہے۔''روزہ بانگ نماز کتیب'' (وار مارو محلّہ5)

(مہان کوش مصنفہ بھائی کاہن سنگھ نابھا صفحہ 1049)

روزہ کے متعلق گروگرنتھ وشوکوش میں لکھا ہے کہ:

ترجمہ: ''فارسی کے روزہ لفظ کے معنی ہیں ورت اسلام میں روزہ رکھنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ گناہ معاف کروانے کا ذریعہ ہے عام طور پر روزے رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں بہشت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں شیطان بھی اس مہینے میں قید میں رہتا ہے اس لئے سارا ماحول روحانی ترقی کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے

رمضان کے مہینے میں ہر مسلمان کو روز سورج نکلنے سے پہلے سے لے کر سورج ڈوبنے تک اناج پانی یا کسی اور چیز کے کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے ورت کا یہ سلسلہ مہینہ بھر چلتا ہے اور دسویں مہینے کے چاند کو دیکھ کر اسکو ختم کیا جاتا ہے بیمار ہونے یا سفر کرنے کی وجہ سے کوئی آدمی روزہ نہ رکھ سکے تو اتنے دن کسی اور مہینے روزے رکھ کر گنتی پوری کرنی ہوتی ہے اس کے علاوہ بچوں ،حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کو بھی چھوٹ ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رمضان کی 27ویں رات کو لیلۃ القدر یا لیلۃ المبارک کہا جاتا ہے اس رات کو قرآن لوحِ محفوظ پر نازل ہوا مانا جاتا ہے اس رات کو قرآن کریم کا پاٹھ (تلاوت) کرنے کی خاص اہمیت ہے۔اسلام کے پانچ ارکان میں روزہ چوتھے نمبر پر ہے گرونانک دیوجی نے روزے کے متعلق فرمایا ہے

''سرم سنت سیل روزہ ہو ہو مسلمان''

(گروگرنتھ وشوکوش جلد2 مصنفہ ڈاکٹر رتن سنگھ جگّی شائع کردہ پنجابی یونی ورسٹی پٹیالہ 458/459)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09?90016854
040-24440860
Inta
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Inta
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

تدفین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
واقعہ 27 مئی 1908

(از: محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور، کرناٹک)

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے بزرگ مقام انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے اس لئے اَوروں کے مقابلہ میں وہ سب سے زیادہ محترم ہستی ہوتے ہیں ان کے پیروان کا واجبی احترام واکرام کرتے ہیں مگر چونکہ پیروؤں میں سے سب کا تفقہ فی الدین برابر نہیں ہوتا اس لئے کبھی کبھی ان بزرگ ہستیوں کے احترام کرنے میں خطا یا بھول ہو جایا کرتی ہے۔ اور یہ خطائیں کبھی افراط کا رنگ رکھتی ہیں تو کبھی تفریط کا۔ بنی اسرائیل نے افراط والی خطا کی تھی اور شرک کی حد تک پہنچ جانے کا ذکر بھی آتا ہے۔ ان ہی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے توحید کے عظیم علمبردار حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری وقت جب کہ آپؐ پر تکلیف طاری تھی آپؐ گھبراہٹ سے بیٹھے بیٹھے کبھی اس پہلو پر جھکتے تھے کبھی اس پہلو پر جھکتے تھے اور فرماتے تھے خدا بُرا کرے یہود اور نصاریٰ کا کہ انھوں نے اپنے نبیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبروں کو مسجد بنا لیا یہ آپکی آخری نصیحت تھی اپنی امت کے لئے کہ گو تم مجھے تمام نبیوں سے زیادہ شاندار دیکھو گے اور سب سے زیادہ کامیاب پاؤ گے مگر دیکھنا میرے بندے ہونے کو کبھی بھول نہ جانا خدا کا مقام خدا ہی کے لئے سمجھتے رہنا اور میری قبر کو ایک قبر سے زیادہ کبھی کچھ نہ سمجھنا باقی اُمّتیں اپنے نبیوں کی قبروں کو بے شک مسجدیں بنالیں وہاں بیٹھ کر چلّے کیا کریں اور اُن پر چڑھاوے چڑھائیں یا نذریں دیں مگر تمہارا یہ کام نہیں ہونا چاہیے۔ تم خدائے واحد کی پرستش کو قائم کرنے کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۳۶۱ طبع اول)

اس پس منظر میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی ومسیح کی قبر کے تعلق سے کچھ حقائق پیش کرنا ہے جو نہ صرف تاریخی ہے بلکہ ثبوت اس کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے شرک سے پاک بھی رکھا اور واجبی احترام بھی قائم رکھا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ اس کے بعد خلافت نہ ہو اس سنت کے مطابق نبی اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد برکات نبوت کو پھیلانے اور وسعت دینے کے لیے خلافت کا قیام ہونا تھا اس لئے آپ کی وفات کے بعد اور جنازہ سے قبل خلافت کا انتخاب عمل میں آیا حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ کو اللہ تعالیٰ نے اس منصب عالی پر فائز فرمایا پھر اسکے بعد تدفین کا مرحلہ عمل میں آیا اور تدفین کے متعلق محترم مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل مرحوم انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ کا ایک نوٹ یہاں درج کیا جاتا ہے جو آنمکرم نے محترم مستری مہردین صاحب سے ملکر اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کر کے بڑی محنت سے لکھا تھا اسے ایک تاریخی مواد سمجھ کر محترم مولانا شیخ عبد القادر صاحب سابق سوداگرمل صاحب مرحوم نے اپنی مشہور ومعروف کتاب لاہور تاریخ احمدیت میں محفوظ کر لیا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد اطہر کو لحد میں نہیں بلکہ شق میں رکھا گیا ہے اور بغیر تابوت کے آپؑ کو دفن کیا گیا ہے تدفین کے وقت آپکی قبر کی تیاری حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی کے زیر نگرانی ہوئی کام کرنے کیلئے جو مزدور اور مستری لگائے ہوئے تھے ان میں سے ایک مستری حضرت میاں مہر دین صاحب ولد مستری گوہر دین صاحب تھے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتک (غالباً یہ تحریر بیسوی صدی کی پانچویں دہائی کی بات ہے۔ واللہ اعلم - ناقل) زندہ ہیں اور قدیمی باشندے ہیں ان کی بیعت 1901 کی ہے......وہ چونکہ اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے حضور کی قبر کی تیاری کا کام مکمل کیا اس لئے میں اب ذیل میں انہیں کے بیان کردہ واقعات درج کرتا ہوں۔ واقعات مَیں نے خود ان کی زبان سے سنے ہیں انہوں نے بتایا چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی اطلاع لاہور سے قادیان پہنچ چکی تھی اس لئے بہشتی مقبرہ میں آپ

کی قبر راتوں رات تیار کی گئی قبر کھودنے میں ثواب کی خاطر پانچ سات احمدی دوستوں نے حصّہ لیا جن میں سے میاں امام دین میاں فضل دین اور میاں صدرالدین صاحب کے نام انہیں خاص طور پر یاد ہیں......

جب جنازہ قادیان پہنچا تو لاہور کے اکابر جماعت کا مشورہ یہ تھا کہ قبر پختہ بنائی جائے ان دنوں قادیان میں کوئی اینٹوں کا بھٹا نہیں تھا بلکہ پختہ اینٹیں بٹالہ سے منگوائی جاتی تھیں اس لئے پختہ اینٹوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحن کی ایک پردہ کی دیوار سے پختہ اینٹیں اکھیڑی گئیں اور گدھوں پر لاد کر بہشتی مقبرہ لے جائی گئیں یہ اینٹیں چھوٹے سائز کی تھیں۔

مستری صاحب کہتے ہیں کہ قاضی عبدالرحیم صاحب نے مجھے اور مستری محمد اسماعیل صاحب کو...... جو معماری کا کام جانتے تھے بلایا اور ہم قبر بنانے گئے آپکی قبر ساڑھے سات فٹ لمبی تھی اور چار یا پونے چار فٹ چوڑی تھی اس کے اندر پختہ اینٹوں کی جو چھوٹے سائز کی تھیں ایک چاردیواری بنائی گئی یہ دیواریں چھ سات انچ موٹی تھیں جب چاردیواری پختہ اینٹوں کی قبر کے اندر بن چکی تو میں نے قاضی صاحب سے کہا اب چھوٹی اینٹوں کی ڈاٹ سیمنٹ یا چونا سے لگنی چاہئے تب محفوظ رہ سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ سے پوچھ لیتے ہیں۔ آپؓ سے دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اوپر سے پکی نہیں ہے اس لئے یہ بھی پکی نہیں ہونی چاہئے اس کے بعد ہم نے کچھ کچی اینٹوں کو گرانا شروع کر دیا اس وقت ہمیں خیال آیا کہ اگر یوں ہی ڈاٹ لگا دی گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد اطہر پر مٹی اور کنکریاں وغیرہ گرینگی اس لئے بہتر ہے کہ اس پختہ چاردیواری کے اوپر تختے رکھ دیئے جائیں اس غرض کے لئے اس تابوت کو جو لاہور سے لایا گیا تھا ایک احمدی دوست مستری فقیر محمد صاحب نے کاٹا اور اس کے تختے بنا بنا کر اوپر رکھے مگر وہ تختے پورے نہ ہوئے اس پر ایک پرانی میز کا فرش اکھیڑا گیا اور اس کے تختے بنائے گئے تب اس چاردیواری کے تختے مکمل ہوئے۔

مستری صاحب کہتے ہیں کہ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد میں جلدی سے گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رُخ انور کی آخری بار زیارت کی اس وقت کثرت سے لوگ آپکی زیارت کر چکے تھے میں نے جب آپکو دیکھا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے آپ سو رہے ہیں آپ کے چہرہ مبارک پر کوئی زردی وغیرہ نہیں تھی۔

زیارت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے اب جلدی دفنانا چاہئے مستری صاحب کہتے ہیں اس وقت میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا اور میں نے کچھ مزدور ساتھ لئے اور جلدی سے باہر چلا گیا ان دنوں بہشتی مقبرہ کے باغ کے باہر قریب ہی ایک کنواں لگ رہا تھا میں نے مزدوروں سے کہا کہ یہاں سے فوراً ریت لے چلو اور خود بھی ریت اٹھالی اور پھر چھننی سے اسے چھانا اور اس کے بعد قبر کے نیچے میں نے وہ تمام ریت بچھادی اس کام سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد اطہر کو قبر میں اتارا گیا اس وقت بہت بڑا ہجوم قبر کے اردگرد جمع ہو گیا اور بیسیوں ہاتھ آپکو قبر میں اتارنے کے ثواب میں شریک ہونے کے لئے بے تابی کے ساتھ آگے بڑھے۔ حضرت خلیفہ ثانی بھی پاس ہی تھے اور حضور کے خاندان کے دوسرے افراد اور مخلصین بھی۔ جب آپکو قبر میں اُتارا گیا تو پھر تختے رکھے گئے مگر انہیں کیلوں سے بند نہیں کیا گیا اس کے بعد کچی اینٹوں کی ڈاٹ لگا دی گئی چونکہ شام کا وقت ہو رہا تھا اس لئے اس وقت ہجوم میں سے دو اور احمدی راج بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ انھوں نے ایک طرف سے اور میں نے دوسری طرف سے ڈاٹ لگانی شروع کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جلدی ہی تکمیل کو پہنچ گئی اور پھر مٹی ڈال دی گئی۔

مکرم حکیم دین محمد صاحب کی روایت ہے کہ تدفین کے بعد کسی دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے اس تابوت کی بچی کھچی لکڑیوں کے متعلق جو قبر کے پاس پڑی تھیں دریافت کیا کہ ان کو کیا کیا جائے آپؓ نے فرمایا ان کو پرے پھینک دو۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ ان کے ساتھ شرک کریں۔

(الفضل ۲۷ مئی ۴۳ء منقول از لاہور تاریخ احمدیت صفحہ ۶۸ حاشیہ)

بعد ازیں مزار پر کتبہ سنگ مرمر کا لگایا گیا جس میں لکھا ہوا ہے:

''مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام وعلی مطاعہ محمد الصلوۃ والسلام تاریخ وفات ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ بمطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء انا للہ وانا الیہ راجعون۔''

پھر اس کی چاردیواری بھی ۱۹۲۵ء میں بنوادی گئی اور اب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مہدی کے مزار پر درود وسلام عقیدت پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔ والحمدللہ رب العلمین۔

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

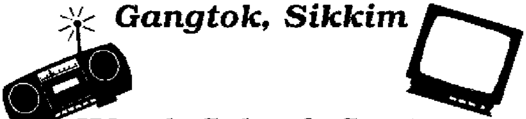

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

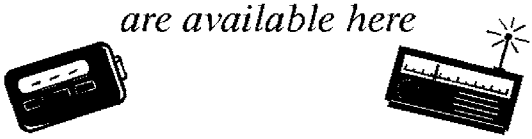

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Love For All Hatred For None

Sk. Zahed Ahmad
Proprietor

M/S
M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

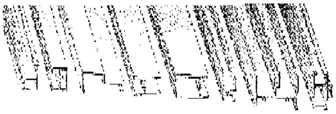

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

She
COLLECTIONS
KANNUR

Fort Road
Ph.: 0497 - 2707546
South Bazar
Ph.: 0497 - 2768216

Thajudheen (HRD Consultant)
9349159090

Job/Enquiry : 0491-2521347
Staff Needs : 0491-2908556
: 0491-3269090
Off. Manager : 9388006615

Trust in God

Believe yourself

INDUS
HRD CONSULTANCY
2nd Floor, Mini Complex, Near K.S.R.T.C Palakkad, Kerala
e-mail : contact@indushrd.com, industhaj@yahoo.com
Web site : www.indushrd.com
For OFFICIAL COMMERCIAL, INSTITUTIONAL, INDUSTRIAL JOBS & SUITABLE STAFF FOR EMPLOYEES

ملکی رپورٹیں

دہری رلیوٹ جموں: (ازمولوی الطاف حسین نایک مبلغ سلسلہ) مورخہ 3/7/2009 تا 9/7/2009 جماعت احمدیہ دیری رلیوٹ میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا جس میں علماء سلسلہ نے قرآن مجید کے فضائل اہمیت و برکات وضرورت پر مسلسل سات یوم تقاریر فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ پروگرام بابرکت فرمائے اور ہم سب کو قرآن کریم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین

جالندھر: (ازمولوی غلام عاصم الدین سرکل انچارج) مورخہ 21/7/09 تا 27/7/09 بمقام سرکل جالندھر سات روزہ SUMMER CAMP کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں 119 افراد شامل ہوئے اس کیمپ میں افراد جماعت کو اسلام واحمدیت کی ابتدائی باتیں بتائی گئیں اور اس طرح جماعتی ذیلی تنظیمات کے بارہ میں بتایا گیا کہ ان انتظامات کے قائم کرنے کے اغراض ومقاصد کیا ہیں اور ان تنظیمات کے قائم کرنے سے کیا کیا بہتر نتائج سامنے آرہے ہیں اس پروگرام میں مرکز سے نظارت اصلاح وارشاد کے نائب ناظران نے شرکت فرمائی اور احباب جماعت کو جماعتی نظام سے آگاہ فرمایا اسی طرح محترم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ اوران کے نائب محترم مولوی صغیر احمد طاہر صاحب نے بھی شرکت فرمائی اس پروگرام کی اہم خصوصیت یہ ہیکہ جلسہ سالانہ برطانیہ سے بزریعہ mta جملہ شرکاء جلسہ نے بھرپور استفادہ فرمایا اور حضور اقدس کے روح پرور خطابات سے روحانی فائدہ اٹھایا۔

ریشی نگر: (ازبلال رسول گنائی) دوران ماہ مجلس عاملہ لے دو اجلاسات نمازوں کے تعلق سے منعقد کئے گئے جن میں اکثر خدام نے شرکت کی اس کے علاوہ 8 خدام کو ایک ماہ وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی نیز 10 خدام کو سرکاری ہسپتال سرینگر میں جاکر عطیہ خون دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

موسیٰ بنی مائنز: (ازایس کے عمر احمد موسیٰ) مورخہ 28 جون 2009ء کو مجلس کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس آغاز نماز تہجد سے کیا گیا نماز فجر و درس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔آخر پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔اختتامی تقریب زعیم اعلیٰ انصاراللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔صدر اجلاس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بھدرواہ: (ازمولوی ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ) مورخہ 1 جولائی 2009 تا 7 جولائی 2009 مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں علماء سلسلہ نے قرآن کریم کی اہمیت افادیت ضرورت و برکات کے موضوعات پر تقاریر پیش کیں اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو قرآن کریم کے جملہ احکامات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔

چھتیس گڑھ: (ازحلیم احمد مبلغ سلسلہ) مورخہ 5 جولائی تا 11 جولائی 2009ء احمدیہ مسلم مشن بیت العافیت میں ہفتہ قُرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں معلین کرام نے احباب جماعت کو قُرآن کریم کی ضرورت و اہمیت برکات وفیوض کے پارے میں آگاہ فرمایا۔

جڑ چرلہ: (ازمحمد ذاکر قائد مجلس) ازمورخہ 28 جون 2009ء کو مسجد احمدیہ جڑ چرلہ میں دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔اجتماع کے جملہ ورزشی وعلمی مقابلہ جات بخیر وخوبی اختتامی پذیر ہوئے اختتامی تقریب کی صدارت محترم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھراپردیش نے کی۔تقریب ھٰذا میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام واطفال کے درمیان انعامات تقسیم کئے گئے اور اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صدر صاحب جڑ چرلہ اور مخدوم شریف احمد مربی سلسلہ تھے۔

ہاری پاری گام: (ازطاہر احمد قائد مجلس) ماہ جولائی 2009ء کو ہاری پاری گام میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیراہتمام ایک شاندار وقارعمل منعقد ہوا۔اللہ تعالیٰ تمام شرکاء وقارعمل کو اجرعظیم عطافرمائے۔آمین

بُدارم آندھرا: (ازمحمد سلیم معلم سلسلہ) مورخہ یکم جولائی

تا7جولائی 2009ء بمقام مسجد سرور جماعت احمدیہ بُدارم میں ہفتہ قُرآن کریم منعقد ہوا۔معلمین کرام نے قُرآن کریم کی اہمیت و برکات وضرورت کے بارے میں احباب جماعت کو آگاہ کیا۔دُعاہیکہ اللہ تعالیٰ سب شرکاء ہفتہ قُرآن کریم کو اجرعظیم عطافرمائے۔آمین

ریشی نگر :(ازمحمد مقبول حامد معلم سلسلہ)مورخہ 3جولائی تا 9جولائی 2009ء بمقام مسجد احمدیہ ریشی نگر میں ہفتہ قُرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں قُرآن کی افادیت ،اہمیت،ضرورت اور فضیلت پر جماعت کے معززاحباب نے روشنی ڈالی۔اللہ تعالیٰ سب معززین اور شرکاء جلسہ کو اجرعظیم عطافرمائے۔آمین۔

آندھرا پردیش: (ازمحمد بشیر احمد)مجلس خدام الاحمدیہ چینتہ کنٹہ ، وڈمان، جڑچرلہ، حیدرآباد، سرکل نظام آبا، سرکل گوداری، سرکل ورنگل، سرکل نلگنڈہ، میں بفظلہ تعالیٰ مقامی اجتماعات منعقد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ۔اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کے بہترنتائج ظاہر فرمائے۔

بنگلور :(ازمحمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)مورخہ یکم جولائی تا 7جولائی 2009ء جماعت احمدیہ بنگلور کے حلقہ جکور میں ہفتہ قُرآن مجید منعقد ہوا۔ بعض افراد جماعت کے گھروں میں اس کے مختلف اجلاسات منعقد کئے جاتے رہے۔ ہر اجلاس میں احباب وخواتین شمولیت کرتے رہے اور حاضرین کی مہمان نوازی کی جاتی رہی۔

چھتیس گڑھ:

(ازمولوی حلیم خان مبلغ سلسلہ) صوبہ چھتیس گڑھ کا تربیتی کیمپ مورخہ 24جولائی تا26جولائی منعقد ہوا۔نمازوں کے علاوہ باقی اوقات درس وتدریس جاری رہا۔جلسہ سالانہ برطانیہ کے liveپروگرام کے وقت کلاس بند کردی جاتی رہی۔جماعت احمدیہ پردا، بھوکیل، برپلاڈیہ، مانڈھر، پنڈری پانی، لمدھرا، پٹھیاپلی، چھپورا، بلاسپور، سورو کے بچے، بڑے مرداور عورتیں کافی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔

ریفریشر کلاس برائے قاضی صاحبان جماعت احمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے مورخہ 12اکتوبر 2009ء بروز سوموار مجلس انصاراللہ بھارت کے اجتماع کے اگلے دن قادیان میں بھارت کے جملہ قاضی صاحبان کے لئے ریفریشر کلاس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ان شاءاللہ

جملہ قاضی صاحبان مقامی/علاقائی/مرکزی سے درخواست ہے کہ اس موقعہ سے بھرپوراستفادہ کریں۔ریزرویشن کرتے ہوئے اس کلاس کو بھی ملحوظ رکھیں۔12تاریخ کو بعد دوپہر واپسی سفر کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔اس پروگرام کی غیر معمولی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظم دارالقضاء صدر انجمن احمدیہ قادیان)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ ٥

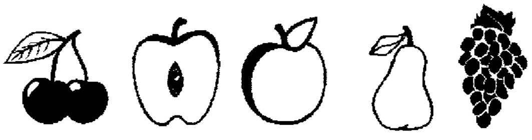

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

اجتماع کی تاریخوں میں تبدیلی

جملہ قائدین کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس کی درخواست پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع کے لئے از راہ شفقت مورخہ 13,14,15 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات، کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ قائدین کرام وعہدیداران مجالس اس کے مطابق ابھی سے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کردیں۔

سرکلر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا40واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا31واں سالانہ اجتماع سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے مورخہ 13,14,15 اکتوبر 09ء بروز منگل، بدھ اور جمعرات قادیان دارالامان میں منعقد ہورہا ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے بابرکت موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں مجلس کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے سلسلہ میں مختلف امور پر بحث کی جائے گی۔

نمائندگان شوریٰ کا انتخاب:

قاعدہ نمبر ۴۰: نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہورہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کرسکے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۳: کوئی خادم جو بقایادار ہو، شوریٰ کا ممبر نہیں ہوسکے گا۔

نوٹ: الف:- ہر خادم بقایادار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا اور جو یاددہانی پر بھی ادا نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔ ب:- قواعد کی رو سے عہدیداران ملک، قائدین صوبہ / زون مجلس شوریٰ کے ممبر ہوں گے۔

مجلس کے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے متعلق مختلف امور پر تجاویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش ہونے کے بعد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں بھجوائے جانے کے تعلق میں قبل ازیں بھی سرکلر بھجوایا جاچکا ہے۔

نمائندگان مجلس شوریٰ کی فہرست مع تصدیق قائد مجلس وناظم مال / صوبائی / زونل مورخہ 5 اکتوبر 2009ء تک دفتر مجلس خدم الاحمدیہ بھارت میں پہنچنی ضروری ہے تاکہ دفتر ضروری کاروائی کرسکے، اس میں تاخیر نہ ہو۔

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 2009 تا 2011ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ آئندہ دوسال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ماہ اکتوبر میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ میں ہوگا۔ جملہ قائدین سے گذارش ہے کہ وہ اس انتخاب میں حصہ لینے کے لئے اپنی مجلس سے حسب قواعد زیادہ زیادہ نمائندگان کے ساتھ تشریف لائیں۔ دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ میں جو شرائط درج ہیں وہ درج ذیل ہیں:

قاعدہ نمبر ۳۹: صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔

قاعدہ نمبر ۵۴: انتخاب کے وقت مندجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

الف: وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔ ب: جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کا بقایادار نہ ہو۔ ج: راستباز، دیانتداری اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ د: وہ حتی المقدور اسلامی شعار کی پابندی کرنے والا ہو مثلاً داڑھی رکھے وغیرہ۔

قاعدہ نمبر ۵۵: الف:۔ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں رہائش رکھتا ہو۔ ب: صدر مجلس کے انتخاب کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جاسکے گا جن کی مجلس میں رکنیت کی میعاد قواعد کی رو سے صدارت کی میعاد سے قبل ختم نہ ہو۔

قاعدہ نمبر ۵۶: صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندہ کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۵۷: منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ ومنظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

قاعدہ نمبر ۵۸: مجلس انتخاب میں تجویز کردہ نام کے حق میں مختصر دلائل دئے جاسکیں گے لیکن کسی کے خلاف کچھ کہنے کی اجازت نہ ہوگی۔

قاعدہ نمبر ۶۱: صدر مجلس کا انتخاب دوسال کے لئے ہوگا۔ اور وہ متواتر تین دفعہ سے زائد منتخب نہیں ہوسکے گا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح اس پابندی کو اٹھا سکتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۷۱: ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا سخت ممنوع ہوگا۔

(پرویز احمد ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

سوالات شمارہ ھذا

1: حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین قرآن مجید کی کس سورۃ کی کونسی آیت میں قرار دیا گیا ہے؟-----------------------------------

2: آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوّت کے کتنے سال بعد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی؟-----------------------------------

3: مواخات سے کیا مراد ہے؟-----------------------------

4: ''رضی اللہ عنہم'' کے کیا معنی ہیں؟------------------------

5: ''الیس اللہ بکافٍ عبدہ'' کا الہام حضرت مسیح موعودؑ کو کب ہوا تھا؟-----------------------------------

6: ''مسجد بشارت'' کہاں واقعہ ہے؟-------------------------

7: ''دارالبیعت'' سے کیا مراد ہے؟-------------------------

8: ہندوستان کے وزیر داخلہ کا کیا نام ہے؟-----------------------

9: ہندوستان کے کس صوبہ کا C.M ہیلی کاپٹر CRASH ہو جانے کی وجہ سے جاں بحق ہوا؟-----------------------------------

10: ثانیہ مرزا کا تعلق کس بین الاقوامی کھیل کے ساتھ ہے؟-----------

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

''انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔''

(کلام امام الزمان)

KANNUR CITY CENTRE

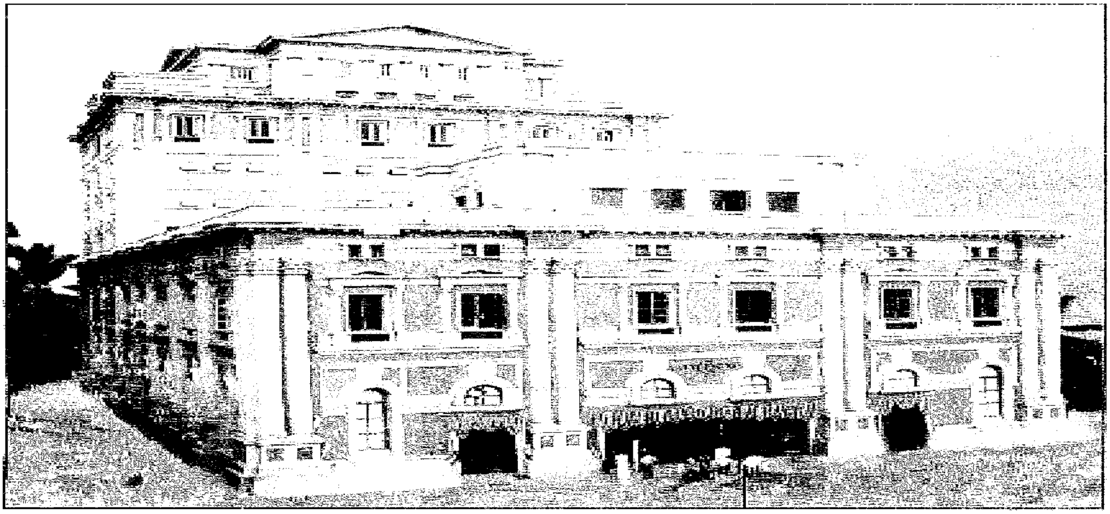

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہ شفقت منظوری فرمادی ہے۔الحمد اللہ علیٰ ذالک

اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26, 27, 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ،اتوار،اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں۔زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔

نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل وار منعقد ہوگی احباب کرام مطلع رہیں۔شوریٰ بارے سرکلر بھجوایا جارہا ہے۔اس تعلق سے بروقت کاروائی کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اعلانات نکاح

❁ مکرم مولوی مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ نے خاکسار کے بیٹے عزیز مطیع اللہ ڈار کا نکاح مسجد احمدیہ آسنور میں عزیزہ بشریٰ پروین بنت مکرم عبدالمجید بٹ کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔اس نکاح کے ہر جہت سے کامیاب اور مبارک ہونے کے لئے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعانت مشکوٰۃ۔200روپے　　خاکسار برہان احمد ڈار والد مطیع اللہ ڈار

❁ مکرم ارشاد احمد ٹھوکر معلم سلسلہ ابن مکرم ابراھیم صاحب ٹھوکر آف ریشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ نیلوفر حمید صاحبہ بنت مکرم عبدالحمید صاحب ناصر آف ریشی نگر کے ساتھ مبلغ 20,000 بیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے جامع مسجد ریشی نگر میں پڑھایا اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔اعانت مشکوٰۃ۔100روپے۔

❁ مورخہ 19/07/09 مکرم وسیم احمد صاحب گنائی ابن مکرم غلام محی الدین صاحب گنائی آف رشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ شہنازہ اختر صاحبہ بنت مکرم محمد امین گنائی آف رشی نگر کشمیر کے ساتھ مبلغ 100000 ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا محمد مقبول صاحب حامد نے پڑھایا احباب کرام سے اس رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت مشکوٰۃ۔100روپے۔

❁ مورخہ 28/06/09 مکرم عاشق حسین گنائی ابن مکرم رفیق صاحب گنائی آف ریشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ فوزیہ حفیظ بنت مکرم عبدالرحمن صاحب انور آف ناصر آباد کشمیر کے ساتھ مبلغ 101000 ایک لاکھ ایک ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا ایاز رشید صاحب عادل مبلغ سلسلہ نے بمقام ناصر آباد کشمیر میں پڑھایا۔احباب کرام سے اس رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔اعانت مشکوٰۃ۔100روپے۔

(عاشق حسین گنائی مدرس جامعۃ المبشرین قادیان)

اعلاناتِ دُعا

❁ خاکسار کے فرزند عزیزم عبدالروف عابد وقف نو نمبر 1643-B ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ کرناٹک کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور انور کی دُعاوں کے طفیل میڈیکل میں .M.B.B.S کی گورنمینٹ سیٹ ملی ہے اور گلبرگہ کے .M.R.M.L میڈیکل کالج میں داخلہ ملا ہے اس وقت M.B.B.S.-Ist phase کے امتحانات چل رہے ہیں۔احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے کامیابی عطا کرے۔آمین　　خاکسار عبدالقادر شجیع　　اعانت مشکوٰۃ۔200روپے

❁ خاکسار کا بیٹا بچپن سے مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا ہے اور مختلف استعدادی صلاحیتوں سے معزور ہے۔قارئین کرام کی خدمت میں خاکسار کے اس بیٹے کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔خاکسار محمد اشرف بٹ ولد محمد عبداللہ بٹ ریشی نگر کشمیر۔

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18461 میں ای۔نوشاد ولد ایم۔محمد کویا قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-01-29 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱)ایک کمپنی چلا رہا ہوں جس میں 70000 روپے نقد deposite کیا ہوا ہے۔۲)ایک کپڑے کی دُکان ہے جس میں 50000 روپے ڈالا ہوا ہے۔۳)ایک دُکان کپڑے کی ہے جس میں 142000 روپے ہیں۔اسی طرح کمپنی کے میٹینس کی قیمت 1130000 روپے ہے۔کل رقم 13,92000 روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از تجارت -/20000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔کے۔محمد شریف العبد: ای۔نوشاد گواہ:این شفیق احمد

وصیت نمبر:18462 میں زاہدہ کے۔پی زوجہ قادری کویا۔بی قوم احمدی مسلم پیشہ امور خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ٹاؤن ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-01-27 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱) ۱۲ سینٹ زمین ورہائشی مکان موجودہ قیمت اندازاً 1000000 روپے۔۲) ۹ سینٹ پلاٹ موجودہ قیمت اندازاً 200000 روپے۔۳) 50 پوک طلائی زیورات یعنی 400 گرام موجودہ قیمت 400000 روپے۔۴) مہر 600۔کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ 1600600 روپے۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ -/12000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:پی۔عمر الامۃ:زاہدہ کے۔پی گواہ:محمد اسماعیل

وصیت نمبر: 18463 میں عمیرہ صادیق ولد صادیق احمد قوم احمدی مسلم طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 28/11/2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱)ایک ہار 8 گرام جس کی قیمت 7,500 (۲)طلائی 8 گرام قیمت 7500 روپے (۳)چوڑی 40 گرام قیمت 37,500 روپے (۴)انگوٹھی 2 گرام 1875 (۵)بالی 8 گرام قیمت 7500 (۶)لاکٹ 4 گرام قیمت 3750 روپے۔کل میزان 65,625۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:مظفر احمد الامۃ:عمیرہ صادیق گواہ:صادیق احمد

وصیت نمبر:18464 میں ٹی۔کے۔محمود ولد ٹی۔کے۔حسن قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کالا پورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-24 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔قطعہ اراضی دس سینٹ سروے نمبر 1279/3 جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔میرا گذارہ آمد از تجارت -/4000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16)اور ماہوار آمد پر(1/10)حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔کے۔مبشر احمد العبد: ٹی کے محمود گواہ:پی عبدالناصر

وصیت نمبر: 18465 میں کنجا منہ۔بی زوجہ عبدالصمد۔وی قوم احمدی مسلم پیشہ امور خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڑی ڈاکخانہ پنگاڑی ضلع کنورصوبہ کیرلہ بقائمی و ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 08-02-19 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔غیر منقولہ جائیداد: ساڑھے گیارہ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر جو پنگاڑی میں ہے قیمت 1800000 روپے۔منقولہ جائیداد: سونا 42 گرام قیمت 45990 روپے۔(نوٹ اس سونے میں مہر بھی شامل ہے)۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایچ۔زینب الامۃ: کنجا منہ۔بی گواہ: ریحان احمد

وصیت نمبر: 18466 میں کے اَئی سمیع اللہ ولد بشیر احمد کویا صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن تروینڈرم ڈاکخانہ تروینڈرم ضلع تروینڈرم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 1/03/2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد ملازمت -/3500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمجیب العبد: اَئی سمیع اللہ گواہ: محمد حسین

وصیت نمبر: 18467 میں محمد ظفر اللہ ولد سی ہمزہ قوم احمدی مسلم پیشہ مزدوری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن تروینڈرم ڈاکخانہ تروینڈرم ضلع تروینڈرم صوبہ کیرلہ بقائمی و ہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 1/04/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے ۔میرا گذارہ آمد ملازمت -/6000 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ایم عبدالمجیب العبد: سی محمد ظفر اللہ گواہ: اَئی سمیع اللہ

وصیت نمبر: 18468 میں وی ایم طاہرہ مبشر زوجہ ٹی کے مُبشر احمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالبہ عمر 23 سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کلکولم ڈاکخانہ کالاپورم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 21/11/2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(۱) طلائی ہار ایک عدد 24.2 گرام جس کی قیمت -/24000 (۲) طلائی کنگن دو عدد 16 گرام قیمت -/16000 روپے (۳) بریس لائٹ طلائی 12 گرام قیمت -/12000 روپے (۴) انگوٹھی دو عدد 4 گرام قیمت -/4000 روپے (۵) پازیب ایک سیٹ 32 گرام قیمت -/32000 (۶) بالیاں چار عدد سیٹ 4 گرام قیمت -/4000 روپے۔کل میزان -/92,000 روپے۔حق مہر اس میں شامل ہے میرا گذارہ آمد جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے مُبشر احمد الامۃ: وی ایم طاہرہ مبشر گواہ: ٹی کے شوکت علی

وصیت نمبر: 18469 میں اصغر اقبال اخان ولد راجہ محمد اقبال خان صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 18/02//2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ -/500 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیّہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور

میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مکرم میر عبدالرحمن صاحب العبد: اصغر اقبال خان گواہ: عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر: 18470: میں محمد بلات حسین ولد مکرم عبدالحسین قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعہ المبشرین عمر 19 سال تاریخ بیعت اگست 2007 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 11/02/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ابوبکر العبد: محمد بلات حسین گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

وصیت نمبر: 18471: میں سید جان پاشا ولد مکرم سید کریم قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعہ المبشرین عمر 18 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 5/03/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: سید جان پاشا گواہ: قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر: 18472: میں یامین خان ولد شکریم خان قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعہ المبشرین عمر 21 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 23/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: یامین خان گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر: 18473: میں ممتاز احمد ولد رتن خان قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 23/02/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مکرم ایم ابوبکر العبد: ممتاز احمد گواہ: محمد اکبر طاہر

وصیت نمبر: 18474: میں نبی احمد سلمانی ولد مکرم چنا احمد صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعہ المبشرین عمر 19 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہواش وہواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے

والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: نبی احمد سلمانی　　گواہ: ایم ابوبکر

وصیت نمبر: 18475 میں معروف حسین ولد محمد صادق قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 23/02/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ابوبکر　　العبد: معروف حسین　　گواہ: محمد ابوبکر طاہر

وصیت نمبر: 18476 میں نصیب خان ولد مکرم وزیر خان قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 19 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 4/03/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: نصیب خان　　گواہ: سلطان احمد صاحب ظفر

وصیت نمبر: 18477 میں سرور احمد ولد مکرم ڈاکٹر مبشیر احمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 18 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 1/03/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: سرور احمد　　گواہ: قاضی شاہد احمد

وصیت نمبر: 18478 میں سید انور ولد مکرم کریم صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ طالب علم جامعۃ المبشرین عمر 18 سال تاریخ بیعت 2006 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی وہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ 5/03/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گذارہ آمد جیب خرچ/3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر (1/10) حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر　　العبد: سید انور　　گواہ: سلطان صلاح الدین کبیر

under his patronage. In many private observatories from Damascus to Baghdad, meridian degrees were measured, solar parameters were established, and detailed observations of the Sun, Moon, and planets were undertaken.

In the 10th century, the Buwayhid dynasty encouraged the undertaking of extensive works in Astronomy, such as the construction of a large scale instrument with which observations were made in the year 950. We know of this by recordings made in the zij of astronomers such as Ibn al-Alam. The great astronomer Abd Al-Rahman Al Sufi was patronised by prince 'Adud al-Dawla, who systematically revised Ptolemy's catalogue of stars. Abu-Mahmud al-Khujandi also constructed an observatory in Ray, Iran where he is known to have constructed the first huge mural sextant in 994 AD. Sharaf al-Daula also established a similar observatory in Baghdad. Reports by Ibn Yunus and al-Zarqall in Toledo and Cordoba indicate the use of sophisticated instruments for their time.

It was Malik Shah I who established the first large observatory, probably in Isfahan. It was here where Omar Khayyám with many other collaborators constructed a zij and formulated the Persian solar calendar, a.k.a. the jalali calendar, the most accurate solar calendar to date. A modern version of this calendar is still in official use in Iran today.

Current status of Maragheh observatory.

Late medieval observatories

Further information: Maragheh observatory and Istanbul observatory of al-Din

The more influential observatories, however, were established beginning in the 13th century. The Maragheh observatory was founded by Nasir al-Din al-Tusi under the patronage of Hulegu Khan in the 13th century. Here, al-Tusi supervised its technical construction at Maragheh. The facility contained resting quarters for Hulagu Khan, as well as a library and mosque. Some of the top astronomers of the day gathered there, and their collaboration resulted in important alternatives to the Ptolemaic model over a period of 50 years. The observations of al-Tusi and his team of researchers were compiled in the Zij-i Ilkhani.

Ulugh Beg, founder of a large Islamic observatory in Samarkand, honored on this Soviet stamp.In 1420, prince Ulugh Beg, himself an astronomer and mathematician, founded another large observatory in Samarkand, the remains of which were excavated in 1908 by Russian teams. In 1577, Taqi al-Din bin Ma'ruf founded the large Istanbul observatory of al-Din, which was on the same scale as those in Maragha and Samarkand.

In the Mughal Empire, Humayun built a personal observatory near Delhi in the 16th century, while Jahangir and Shah Jahan were also intending to build observatories but were unable to do so. After the decline of the Mughal Empire, the Hindu king Jai Singh II of Amber built several large observatories called Yantra Mandirs inspired by the famous Samarkand observatory. The instruments and observational techniques used at the observatory were mainly derived from the Islamic tradition, and the computational techniqes from the Hindu tradition. (Yo be continued)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

leukemia cells and the crystallization of various proteins and microbes in space.

Other prominent Muslim scientists involved in research on the space sciences and space exploration include Essam Heggy who is working in the NASA Mars Exploration Program in the Lunar and Planetary Institute in Houston, as well as Ahmed Salem, Alaa Ibrahim, Mohamed Sultan, and Ahmed Noor.

New efforts in moon sighting

According to Islam, Muslims should observe religious duties during special days on the basis of the Islamic lunar calendar. Therefore, moon sighting is an important issue for Muslims.[119] In recent years, due to global communication and using modern technologies to see the new moon, a new trend has formed among Muslims in this field and new religious questions have emerged.

In 2005, Ayatollah Ali Khamenei, religious scholar and supreme leader of Iran, issued a fatwa to use modern technologies for moon sighting. The Islamic Society of North America in Plainfield, Ind., followed suit last year. Muslims are scrambling for a technological edge in the annual moon-hunting ritual.

Ayatollah Khamenei has established a Moon Observation Committee, composed of clerics who pore over sightings reported to centers. Scientists note the moon's angle, position, and illumination, and compare the sightings from the field with computerized charts that pinpoint where the moon should be. In Iran, groups of astronomers accompanied by a cleric are dispatched across the country, some using night vision gear lent by the military of Iran and high-definition telescopes from the universities. Iran also sends up a chartered airplane with an astronomer aboard. The plane is loaded with sensitive observation and photographic equipment, along with a laptop. Iranian mapmakers at the National Geography Organization in Tehran have created a three-dimensional map of the country identifying 70 locations where the new moon might best be seen. There are similar efforts in other Muslim countries as well.

There is also a competition among astronomers to see the younger moon with naked eyes. According to the Islamic lunar calendar in Iran, the new "World Record for Lunar Crescent Sighting" has been established on September 7, 2002 (Jamadi-al Thani 29, 1423 AH) by Mohsen Ghazi Mirsaeed on the north-west heights (2,110 meters) of Zarand in Rashk Bala village (31°, 04' N , 56°, 28' E). The record for the moon age at the moment of first visibility with naked eyes is 11 hours and 42 minutes.

Observatories

The modern astronomical observatory as a research institute (as opposed to a private observation post as was the case in ancient times) was first introduced by medieval Muslim astronomers, who produced accurate Zij treatises using these observatories. The Islamic observatory was the first specialized astronomical institution with its own scientific staff, director, astronomical program, large astronomical instruments, and building where astronomical research and observations are carried out. Islamic observatories were also the first to employ enormously large astronomical instruments in order to improve the accuracy of their observations.

The medieval Islamic observatories were also the earliest institutions to emphasize group research (as opposed to individual research) and where "theoretical investigations went hand in hand with observations." In this sense, they were similar to modern scientific research institutions.

Early observatories

The first systematic observations in Islam are reported to have taken place under the patronage of al-Ma'mun, and the first Islamic observatories were built in 9th century Iraq

century, he built several large observatories called Yantra Mandirs in order to rival the famous Samarkand observatory, and in order to update Ulugh Beg's Zij-i-Sultani with more accurate observations. The instruments and observational techniques used at the observatory were mainly derived from the Islamic tradition, and the computational techniqes from the Hindu tradition. In particular, one of the most remarkable astronomical instruments invented by Muslims in Mughal India is the seamless celestial globe (see Globes below).

Jai Singh also invited European Jesuit astronomers to his observatory, who had bought back the astronomical tables compiled by Philippe de La Hire in 1702. After examining La Hire's work, Jai Singh concluded that the techniques and instruments used in the European tradition were inferior to the Islamic and Indian traditions. It is uncertain whether Islamic astronomers in India were aware of the Copernican Revolution via the Jesuits, but it appears they were not concerned with theoretical astronomy, hence the theoretical advances in Europe did not interest them at the time.

1900-present

In the 20th and 21st centuries, Muslim astronomers have been making advances in moon sighting, while Muslim astronauts and rocket scientists have been involved in research on astronautics and space exploration.

Muslim participation in astronautics and space exploration

Kerim Kerimov, one of the founders of the Soviet space program.Kerim Kerimov from Azerbaijan (then part of the Soviet Union) was one of the most important key figures in early space exploration. He was one of the founders of the Soviet space program, one of the lead architects behind the first human spaceflight (Vostok 1), and responsible for the launch of the first space stations (the Salyut and Mir series) as well as their predecessors (the Cosmos 186 and Cosmos 188).

Farouk El-Baz from Egypt worked for the rival NASA and was involved in the first Moon landings with the Apollo program, where he was secretary of the Landing Site Selection Committee, Principal Investigator of Visual Observations and Photography, chairman of the Astronaut Training Group, and assisted in the planning of scientific explorations of the Moon, including the selection of landing sites for the Apollo missions and the training of astronauts in lunar observations and photography.

In the late 20th and early 21st centuries, there have also been a number of Muslim astronauts, the first being Sultan bin Salman bin Abdulaziz Al Saud as a Payload Specialist aboard STS-51-G Space Shuttle Discovery, followed by Muhammed Faris aboard Soyuz TM-2 and Soyuz TM-3 to Mir space station; Abdul Ahad Mohmand aboard Soyuz TM-5 to Mir; Talgat Musabayev (one of the top 25 astronauts by time in space) as a flight engineer aboard Soyuz TM-19 to Mir, commander of Soyuz TM-27 to Mir, and commander of Soyuz TM-32 and Soyuz TM-31 to International Space Station (ISS); and Anousheh Ansari, the first woman to travel to ISS and the fourth space tourist.

In 2007, Sheikh Muszaphar Shukor from Malaysia traveled to ISS with his Expedition 16 crew aboard Soyuz TMA-11 as part of the Angkasawan program during Ramadan, for which the National Fatwa Council wrote Guidelines for Performing Islamic Rites (Ibadah) at the International Space Station, giving advice on issues such as prayer in a low-gravity environment, the location of Mecca from ISS, determination of prayer times, and issues surrounding fasting. Shukor also celebrated Eid ul-Fitr aboard ISS. He was both an astronaut and an orthopedic surgeon, and is most notable for being the first to perform biomedical research in space, mainly related to the characteristics and growth of liver cancer and

"By his sheer insight into the role of mathematics in describing natural phenomena, this astronomer managed to bring the hay'a tradition to such unparalleled heights that could not be matched anywhere else in the world at that time neither mathematically nor astronomically. By working on the alternative mathematical models that could replace those of Ptolemy, and by scrutinizing the works of his predecessors who were all searching for unique mathematical models that could describe the physical phenomena consistently, this astronomer finally realized that all mathematical modeling had no physical truth by itself and was simply another language with which one could describe the physical observed reality. He also realized that the specific phenomena that were being described by the Ptolemaic models did not have unique mathematical solutions that were subject to the same restraints. Rather there were several mathematical models that could account for the Ptolemaic observations, yield identical predictive results at the same critical points used by Ptolemy to construct his own models (thus accounting for the observations as perfectly as Ptolemy could) and still meet the consistency requirement that was imposed by the Aristotelian cosmology which was adopted by the writers in the hay'a tradition."

Ali al-Qushji also improved on al-Tusi's planetary model and presented an alternative planetary model for Mercury.

A model of the heliocentric system attributed to Nicolaus Copernicus.

Ottoman observational astronomy

Another notable 16th century Muslim astronomer was the Ottoman astronomer Taqi al-Din, who built the Istanbul observatory of al-Din in 1577, where he carried out astronomical observations until 1580. He produced a Zij (named Unbored Pearl) and astronomical catalogues that were more accurate than those of his contemporaries, Tycho Brahe and Nicolaus Copernicus. Al-Din was also the first astronomer to employ a decimal point notation in his observations rather than the sexagesimal fractions used by his contemporaries and predecessors.[108] He also invented a variety of astronomical instruments, including accurate mechanical astronomical clocks from 1556 to 1580.

Earlier in 1574, al-Din used astrophysics to explain the intromission model of vision. He stated since the stars are millions of kilometers away from the Earth and that the speed of light is constant, that if light had come from the eye, it would take too long for light "to travel to the star and come back to the eye. But this is not the case, since we see the star as soon as we open our eyes. Therefore the light must emerge from the object not from the eyes."

After the destruction of the Istanbul observatory of al-Din in 1580, astronomical activity stagnated in the Ottoman Empire, until the introduction of Copernican heliocentrism in 1660, when the Ottoman scholar Ibrahim Efendi al-Zigetvari Tezkireci translated Noël Duret's French astronomical work (written in 1637) into Arabic.

Islamic astronomy in India

See also: Indian astronomy

Meanwhile in the Mughal Empire, the 16th and 17th centuries saw a synthesis between Islamic and Indian astronomy, where Islamic observational techniques and instruments were combined with Hindu computational techniques. While there appears to have been little concern for theoretical astronomy, Muslim and Hindu astronomers in India continued to make advances in observational astronomy and produced nearly a hundred Zij treatises. Humayun built a personal observatory near Delhi, while Jahangir and Shah Jahan were also intending to build observatories but were unable to do so. After the decline of the Mughal Empire, however, it was a Hindu king, Jai Singh II of Amber, who attempted to revive the Islamic tradition of astronomy in India. In the early 18th

ISLAM AND ASTRONOMY

(PART 3)

1450-1900

This period was considered the period of stagnation, when the traditional system of astronomy continued to be practised with enthusiasm, but with decreasing innovation. It was believed there was no innovation of major significance during this period, but this view has been rejected by historians of astronomy in recent times, who argue that Muslim astronomers continued to make significant advances in astronomy through to the 16th century and possibly after this as well.] After the 16th century, there appears to have been little concern for theoretical astronomy, but observational astronomy in the Islamic tradition continued in the three Muslim gunpowder empires: the Ottoman Empire, the Safavid dynasty of Persia, and the Mughal Empire of India.

Earth's motion

Ali al-Qushji provided empirical evidence for the Earth's motion and completely separated astronomy from natural philosophy.The work of Ali al-Qushji (d. 1474), who worked at Samarkand and then Istanbul, is seen as a late example of innovation in Islamic astronomy and it is believed he may have had an influence on Nicolaus Copernicus due to similar arguments concerning the Earth's rotation. Before al-Qushji, the only astronomer to present an empirical argument for the Earth's rotation was Nasir al-Din al-Tusi (d. 1274), who used the phenomena of comets to refute Ptolemy's claim that a stationery Earth can be determined through observation alone. Al-Tusi, however, accepted that the Earth was stationery on the basis of natural philosophy instead, particularly Aristotelian cosmology. In the 15th century, the influence of Aristotelian physics and natural philosophy was declining due to religious opposition. Al-Qushji, in his Concerning the Supposed Dependence of Astronomy upon Philosophy, thus rejected Aristotelian physics and completely separated natural philosophy from astronomy, allowing astronomy to become a purely empirical and mathematical science. This allowed him to explore alternatives to the Aristotelian notion of a stationery Earth, as he explored the idea of a moving Earth. He elaborated on al-Tusi's argument and concluded, on the basis of empiricism rather than speculative philosophy, that the moving Earth theory is just as likely to be true as the stationary Earth theory and that it is not possible to empirically deduce which theory is true.

In the 16th century, the debate on the Earth's motion was continued by al-Birjandi (d. 1528), who in his analysis of what might occur if the Earth were rotating, develops a hypothesis similar to Galileo Galilei's notion of "circular inertia", which he described in the following observational test (as a response to one of Qutb al-Din al-Shirazi's arguments):

"The small or large rock will fall to the Earth along the path of a line that is perpendicular to the plane (sath) of the horizon; this is witnessed by experience (tajriba). And this perpendicular is away from the tangent point of the Earth's sphere and the plane of the perceived (hissi) horizon. This point moves with the motion of the Earth and thus there will be no difference in place of fall of the two rocks."

Theoretical astronomy

It was traditionally believed that Islamic astronomers made no more advances in planetary theory after the work of Ibn al-Shatir in the 14th century, but recent studies have shown that there were several significant advances in planetary theory through to the 16th century, after George Saliba studied the works of a 16th century astronomer, Shams al-Din al-Khafri (d. 1550), a Safavid commentator on earlier Maragha astronomers. Saliba wrote the following on al-Khafri's work:

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ہریانہ کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

صوبہ چھتیس گڑھ کے تربیتی کیمپ کے موقع پر
لوائے احمدیت لہراتے ہوئے لی گئی تصویر

ماہ اگست ۲۰۰۹ء میں جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ کی جانب سے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام Swine Flu Awareness کیمپ کا انعقاد عمل
میں آیا اس موقع پر لی گئی تصاویر

تربیتی کیمپ وقف نو ۲۰۰۹ء سرکل ویسٹ گوداوری، آندھرا پردیش کے موقع پر لی گئی تصاویر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 28 September 2009 Issue No. 9
Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Editor: Ataul Mujeeb Lone Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-
Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

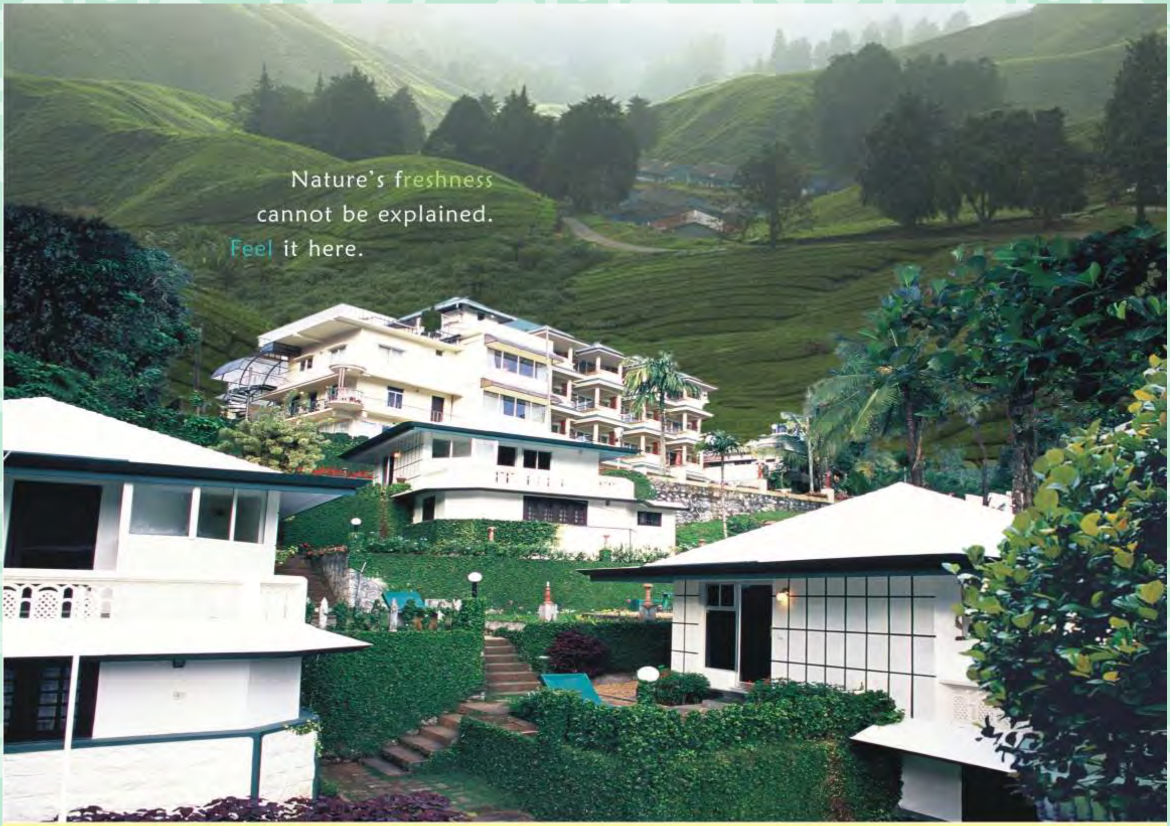

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com